صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ 3 اگست 2015ء

(بمطابق 17 شوال 1436 ہجری)

جلد 15 — شمارہ 52

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	2132
2۔ احتساب کمیشن پر عام بحث	2146
3۔ اراکین کی رخصت	2181
4۔ قاعدہ کا معطل کیا جانا	2184
5۔ مسند نشین حضرات کی دوبارہ تشکیل	2185

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 3 اگست 2015 بمطابق 17 شوال 1436ہجری تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَلَقَدۡ أَهۡلَكۡنَا ٱلۡقُرُونَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُواْ ۙ وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُم بِٱلۡبَيِّنَـٰتِ وَمَا كَانُواْ لِيُؤۡمِنُواْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجۡزِى ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡمُجۡرِمِينَo ثُمَّ جَعَلۡنَـٰكُمۡ خَلَـٰٓئِفَ فِى ٱلۡأَرۡضِ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَنظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُونَ۔

(ترجمہ). اور تم سے پہلے ہم کئی امتوں کو جب انہوں نے ظلم کا راستہ اختیار کیا ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے۔ ہم گنہگار لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں خلیفہ بنایا تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، یہ کوئسچنز آور کے بعد۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ کو بالکل موقع دیں گے، آپ اسکے بعد، جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میرے خیال میں یہ جتنے بھی کوئسچنز ہیں، وہ تو ہمارے کوئسچنز ہیں سر۔

جناب سپیکر: کوئسچنز کو میں کیا کروں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، اس کو تھوڑا Delay کرلیں، ریکویسٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: جی جی، اچھا ٹھیک ہے، بِسۡمِ اللّٰہِ، جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر، آج تو ہونا چاہیئے تھا کہ اسمبلی کا سیشن ہے اور حالیہ دنوں میں جو سیلاب سارے صوبے میں بلکہ سارے پاکستان میں، میڈیا اور ٹی وی پہ ہم سب دیکھ رہے ہیں لیکن افسوس مجھے اس بات پہ ہو رہا ہے کہ آج ہمارے چیف منسٹر صاحب اسمبلی میں موجود نہیں ہیں، میرا تو ارادہ تھا کہ چیف منسٹر بھی ہوں گے اور یہ دو تین سو، تین سو، ساڑھے تین سو کلو میٹر کا فاصلہ جو میں نے طے کیا، اس نیت سے کہ وہاں پہ جو میں لگی میں، سیلاب کے بارے میں بات کر رہا ہوں، وہاں پہ لوگوں کے حالات جو میں نے دیکھے اور ان کے گھروں کے جو حالات میں نے دیکھے لیکن میں یہاں پہ جب اسمبلی میں دیکھ رہا ہوں، اب جیسے بھی سوچ رہا ہوں کہ میں اپنی تقریر کروں بھی یا نہ کروں کیونکہ یہاں پہ مجھے کوئی ایسا Responsible بندہ نظر نہیں آ رہا ہے کہ وہ مجھے، کیونکہ میں چیف منسٹر کو نہیں، اس پہ ہنسنے کی بات نہیں ہے سر، میں منسٹروں کا اور ان سب کا احترام کرتا ہوں، یہ بات نہیں ہے، لیکن ان کے پاس اتنا وہ نہیں ہے کہ وہ میرے حلقے کے یا اپنے لکی ڈسٹرکٹ کی میں جو تباہیاں وہاں پہ ہوئی ہیں سر، ان کو چاہیئے تھا کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب کو آج موجود ہونا چاہیئے تھا۔ میں اپنی تقریر صرف یہاں پہ اس لئے ختم کرنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب نہیں ہیں، جب چیف منسٹر صاحب آئیں گے تب ہی میں اپنی تقریر کرونگا کہ وہاں جو تباہی میں نے دیکھی ہے سر۔

جناب سپیکر: جناب! پھر میں کوئسچنز آور کو آگے چلاؤنگا، محمد علی شاہ باچا۔ اس کے بعد جو بھی آپ کے ایشوز ہیں، میں بالکل آپ کو موقع دوں گا، آپ کھل کے بات کرلیں۔ جی جی، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ یو دری میاشتو نه تقریباً زما په خیال سیکرټری یونین کونسلز چې کوم دی، هغوی په بائیکاټ دی او هړتال دے د هغوی، هغوی سره ډیره لویه مسئله جوړه شوې ده، Birth certificates نه جوړیږی، Death certificates نه جوړیږی جی، نو زما دا یو ریکویسټ دے ګورنمنټ ته چې درې میاشتې اوشوې، سیکرټریان خپل آفسز ته نه راځی نو Kindly که د هغوی څه Grievances وی یا څه جائز مطالبات وی نو هغوی سره د ګورنمنټ کښینی او دا مسئله د ختمه کړی جی۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! یہ چونکہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر آجائیں گے تو میرے خیال میں پھر انکے سامنے یہ بات اٹھائینگے۔ جی زرین گل صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، یہی مسئلہ بہت مہینوں سے پڑا ہوا ہے اور اسکے حل کیلئے کوشش کرلیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! اس پہ بات کرلیں گے، آپ اس کے بعد بات کرلیں گے کیونکہ کوئسچن کو میں نے ویسے آگے کردیا ہے تو پھر اس کے بعد آپ کو موقع دینگے، آپ بیٹھ جائیں پلیز، یہ بات کرلیں۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب زرین گل: په دې سلسله کښې زما د اسمبلۍ یو کوئسچن وو او ډیر د اهمیت حامل وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب زرین گل: ما د Establishment نه دا تپوس کړے وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اگر اردو میں بولیں تو بہتر ہوگا کیونکہ مشتاق صاحب بھی اس کو سمجھ سکیں۔

جناب زرین گل: سر، میری عرض یہ ہے کہ میرا ایک انتہائی اہمیت کا حامل اسمبلی کوئسچن تھا، اس سلسلے میں میں نے پوچھا تھا کہ پچھلے سال میں کتنے پوسٹنگز اینڈ ٹرانسفرز ہوئے ہیں، گریڈ 17 سے لیکر گریڈ 21 تک، سر! ابھی تک اس کا کوئی پتہ نہیں چلا ہے، ایک ہمارا اجلاس ہوا تھا، اسکے بعد کچھ پتہ نہیں چلا تاکہ اس

پہ میں پوچھوں کہ آخر یہ پوسٹنگز اینڈ ٹرانسفرز کس طرح ہوئے ہیں، انکا Rules and procedure کیا ہے اور کس میکنزم کے تحت یہ سارا کچھ ہو رہا ہے؟ تو اس سلسلے میں میں نے پوچھا۔ دوسری میری یہ عرض ہے کہ ہمارے ہاؤس کے ایک معزز رکن جو کہ کیبنٹ میں بھی تھے، وہ احتساب کمیشن میں پکڑے گئے، آیا مجھے یہ بتایا جائے کہ جب پکڑے گئے تو Custodian of the House سے پوچھا گیا تھا اس سلسلے میں، تو اس کا طریقہ کیا ہے، جب Sitting MPA کو پکڑا جائے تو اس کیلئے طریقہ کار کیا ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: مشتاق غنی صاحب۔ اس کے بعد آپ بات کریں۔ مشتاق غنی تھوڑا Explain کر لیں، جواب دے دیں۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات)</u>: جناب سپیکر، جو یونین کونسلز سیکرٹریز کا معاملہ ہے اور جو پرانے سیکرٹریز ہیں، وہ تو محمد علی شاہ صاحب نے بات کی، وہ Strike پہ ہیں اور ان کے ساتھ Negotiations ہو رہی ہیں، ان کے مسائل کے حل کیلئے اور جو نئے Appoint کرنے ہیں، وہ پروسیجر سٹارٹ ہے، ان کا ٹیسٹ ہو چکا ہے، Week اور Ten days کے اندر اندر ان کی Appointments ہو جائینگی اور یہ سسٹم سارا In place ہو جائے گا۔ ساتھ ہی ڈسٹرکٹ ناظمین اور تحصیل اور یہ سارے لوگ اس سلیکشن میں آجائیں گے اور جہاں تک ٹرانسفرز کی بات کی گئی، اس میں محترمہ انیسہ زیب صاحبہ کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی ہے، ان سے درخواست کریں گے کہ وہ جلد از جلد رپورٹ پیش کریں اور یہ پی ایم ایس کا ایشو جو ہے، وہ بھی ان کی Recommendations کے اوپر ہی ہوگا جو بھی وہ اپنی رپورٹ لاتی ہیں لیکن جو ٹرانسفرز / پوسٹنگز اگر ہو رہے ہیں، ابھی اس وقت تو وہ ایک معمول کا حصہ ہے، ظاہر ہے نظام چلانے کیلئے جہاں ضرورت ہوتی ہے، On need basis، گورنمنٹ کو ٹرانسفرز کرنا پڑتی ہیں اور وہ اس کے مطابق ہی ہو رہی ہیں اور اس میں گورنمنٹ، یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ اس میں ڈائریکٹ اپنی مرضی نہیں کرتی بلکہ ادارے ہم نے خود مختار کئے ہوئے ہیں اور اس کے مطابق وہ جہاں مناسب سمجھتے ہیں، جس کو Place کرتے ہیں، چیف سیکرٹری آفس یا دوسرے وہ اس کے مطابق Accordingly کام ہو رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں جی، سکندر خان! بات کر لیں گے، اس کے بعد آپ کو موقع دینگے۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ زه د دې ایوان توجه چې ده، هغه د دوه څلورو نه، چې کوم د Provincial Management Services Group والا افسرانو Strike هم شروع کړے دے، Token Strike او نن زما خیال دے پانچ بجې هغوی Deadline ورکړے دے چې هغې نه پس به هغوی په Permanent strike باندې ځی، نو هغې طرف ته راګرځول غواړم۔ جناب سپیکر، که تاسو ته یاد وی نو په دې هاؤس کښې دا خبره ما اوچته کړې وه او تاسو په هغه وخت کښې مهربانی کړې وه، په دې باندې کمیټی تاسو جوړه کړې وه، په هغې کښې بیا یو اجلاس هم وشو، بیا په هغې سب کمیټی هم جوړه شوه خو جناب سپیکر! د افسوس خبره دا ده چې په هغه کمیټۍ کښې چې کومې خبرې شوې وې، په هغې باندې لا هغه شان عمل نه دے شوے او دا به زما تاسو ته خواست وی چې که هغه سب کمیټی هم تاسو دا دغه وکړئ، که هغه کار لږ تیز شی او زر د دې مسئلې حل راووځی ځکه چې د دې د وجې نه به د ټولې صوبې په ورکنګ باندې اثر پریوځی او دغه شان دا کوم چې باچا صاحب خبره هم اوچته کړه، دا هم د هغې سره Link کول پکار دی، دا کوم یونین کونسلز سیکرټریز والا دغه چې دی چې دا مسئله حل شی ځکه چې داسې Government functionaries چې دی، هغوی په هړتالونو باندې ځی او دغه باندې ځی نو د هغې ورکنګ اثر چې دے هغه به په ټوله صوبه باندې پریوځی، جناب سپیکر! دې طرف ته توجه ورکول پکار دی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ میڈم انیسہ زیب اس کمیٹی کو چیئر کر رہی ہیں، میں تو ان سے پوچھنا چاہونگا کہ اس نے اس کے اوپر کیا کیا ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: یہ تھوڑا Explain کریں، اس کے بعد مولانا صاحب بات کر لیں تاکہ اس پہ کیا Progress ہوئی ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ آپ نے ایک بڑی اہم ذمہ داری مجھ ناچیز پر ڈالی اور اس کیلئے ہم نے اس کو Seriously اور بہت Hectic اس کی پروسیڈنگز، Even میں نے تو رمضان المبارک میں بھی اس کیلئے میٹنگز رکھی ہیں لیکن اس میں بنیادی طور پہ، چونکہ یہ ٹیکنیکل کمیٹی ہے، اس پہ

جو سب کمیٹی بنی تھی، اس کے سامنے جو ٹی او آرز ہیں، اس میں آپ نے سات، چار سیکر ٹریز ہیں پراونشل، جو کہ اس کے ممبرز ہیں، ہمارے پراونشل اسمبلی کے سیکرٹری صاحب ہیں، لاء سیکرٹری ہیں اور اس کے ساتھ اسٹیبلشمنٹ کے سیکرٹری ہیں اور ساتھ ایڈوکیٹ جنرل صاحب، تو بنیادی طور پر اس میٹنگ کی جو Proceedings ہیں، ایڈوکیٹ جنرل صاحب بھی آئے تو انہوں نے بھی اپنی Findings دے دیں، دونوں اطراف نے اپنے Arguments بھی Complete کر لئے ہیں جو کہ پی اے ایس نے بھی اور پی ایم ایس کی سائڈ سے اور Written اپنے Arguments بھی دے دیئے ہیں، جو انکے پوائنٹس ہیں، Presentations، اب اس کا صرف ایک نکتہ ہے جس کے اوپر ابھی ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے ٹائم لیا ہوا ہے کہ اس پہ کوئی، یہ Sub judice تو نہیں ہے، کیا وہاں پہ جو Petitions دائر ہیں، اسلام آباد میں اور سپریم کورٹ کے سامنے، انکی کیا پوزیشن ہے؟ کیا وہ یہ Bar لگاتی ہیں کہ ہم اس کو، ہم نے اپنی طرف سے اس پہ بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اور اس نکتہ پہ پہنچے ہیں کہ ان Petitions کا ان کے ساتھ تعلق نہیں لیکن پھر بھی ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے اس پوائنٹ کیلئے ٹائم مانگا ہے کہ میں وہ پیش کرونگا۔ اس میں ہمیں پرابلمز اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری کی مصروفیات کی وجہ سے بھی آ رہے ہیں کیونکہ دو مرتبہ وہ شرکت نہیں کر سکے، باوجود اس کے کہ چیف سیکرٹری صاحب نے انکی میٹنگ کوئی بلالی اور وہ فارغ نہیں ہیں تو میں یہ چاہونگی کہ آپ آج، ایک مقدس اور معزز جو آپ کی وہ مسند ہے، اس سے آپ رولنگ دیں تاکہ اس کیلئے تمام ممبرز اپنی مصروفیات کو ایک طرف بالائے طاق رکھیں، اس کمیٹی کے اندر آئیں اور سیریس مسئلے کو ایک منتقی انجام تک پہنچانے میں ہماری مدد کریں، رپورٹ تو میں اس لئے چاہتی ہوں کہ ہم ایک Balanced طریقے سے، حقیقتاً جو بھی پوزیشن ہے، آپ کے حکم کے مطابق، آپ نے جو مجھے خاص طور پہ تاکید کی ہے کہ ہم اس پہ اپنی رپورٹ دیں اور میں سمجھتی ہوں، جو پی ایم ایس والوں کی اس وقت موجودہ انکی ایک بے چینی بھی ہے اور میں ان سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ جب آپ نے اتنا انتظار کیا ہے تو اپنی اس ہڑتال کو روک لیں تاکہ ہم ایک اپنی رپورٹ جو ہے وہ پیش کر دیں مین لاء ریفارمز کمیٹی کو اور پھر اسکے متعلق جو بھی فیصلہ وہ کمیٹی کریگی، اصل میں تو انکے پاس اختیار ہے، اس میں جو ایک انکا بنیادی نکتہ ہے، اس کے ساتھ میں اتفاق بھی کرتی ہوں، اس کیلئے سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ نے چیف منسٹر صاحب کو بھیجوایا ہے کہ جب تک اس مسئلے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوتا، فیڈرل اسٹیبلشمنٹ ڈویژن جو ہے، اسکو خط لکھا جائے کہ جو انہوں نے وہ ایک سسٹم بنایا ہوا ہے کوٹہ، اس کے اوپر وہ عمل درآمد روکے، وہ اس پر ابھی کافی بحث ہو رہی

ہے، وہاں سے لیٹر جو ہے، وہ لاء سیکرٹری صاحب کی Vetting کے بعد سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ نے چیف منسٹر صاحب کو بھیجنا تھا اور چیف منسٹر نے وہ لیٹر فیڈرل جو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو بھیجنا تھا، وہ بہت ضروری ہے کہ اس دوران اس پر عمل درآمد ہو جائے اور وہاں سے، جو انکا اس وقت موجودہ ایک فارمولہ ہے اس چیز کا، اس کے اوپر فی الحال اس کو روک دیا جائے، جب تک کہ یہاں سے فیصلہ نہیں ہوتا، تو یہ اگر ہو جائے تو میرا خیال ہے کسی حد تک اس چیز کا تدارک ہو گا۔ باقی ان شاء اللہ تعالیٰ اس کمیٹی سے میری یہ ایشورنس ہے کہ بغیر کسی تعصب کے، بغیر کسی اس کے جو ہم لوگ کہیں کہ سائڈ لینا یعنی حقیقتاً جو بیلنس، جو بھی انصاف کے تقاضے ہیں، ان کو پورا کرتے ہوئے ہم اپنی رپورٹ فائل کرینگے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ آپ میٹنگ جلد از جلد بلائیں اور میں بالکل اس کے اوپر رولنگ بھی دیتا ہوں کہ جو جس کی بھی ضرورت ہے، وہ ضرور آپکی میٹنگ کو کرلیں، کم از کم پندرہ دن کے اندر میٹنگ، تاکہ یہ ایشو جلد از جلد حل ہو جائے۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> جناب عالی! میں تو کل بھی بالکل کر رہی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا صاحب! مولانا صاحب! مولانا لطف الرحمان صاحب!

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف):</u> شکریہ جناب سپیکر۔ سکندر خان صاحب نے جس طرف اشارہ کیا، واقعتاً وہ ایک اہم مسئلہ ہے، پہلے بھی اس پہ بات ہو چکی ہے، ہم نے تفصیل سے اور سکندر خان صاحب نے بھی اس وقت بات کی تھی اور میں نے بھی اور انیسہ زیب نے، اس کمیٹی کے حوالے سے جو میٹنگ ہوئی ہے، اس کی تفصیل بھی بتائی ہے لیکن بہر حال۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی۔ جی آرڈر، پلیز، پلیز توجہ، توجہ جی، پلیز پلیز۔ ایک، مطلب سیریس ڈسکشن ہو رہی ہے، آپ Kindly توجہ دیں، توجہ دیں پلیز۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> اہم سمجھا جانا چاہیئے اور اس مسئلے کا حل، تو یہ اہم مسئلہ ہے اور اس کا حل جتنی جلدی ہو سکے، آنا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں جو دیکھ رہا ہوں، ابھی سوال گندم اور جواب چنا آرہا ہوتا ہے کہ ادھر سے ایم پی ایز سوال کرتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں تفصیل بتائیں کہ اس دوران جتنے ٹرانسفرز ہوئے ہیں، وہ ہمیں بتائے جائیں، وہ کہتے ہیں کہ روٹین کا معاملہ ہے اور جو ٹرانسفرز ہو رہے ہیں وہ تو حکومت کا ایک فرض بنتا ہے کہ وہ اس طریقے سے چلے، وہ حکومتی اداروں کو یا حکومت کو نہیں روک رہے کہ وہ ٹرانسفر نہ کریں، بلکہ وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسکی تفصیل بتائی جائے تاکہ پارلیمنٹ کو بھی پتہ چلے، اسمبلی کو پتہ

چلیے، آیا وہ رولز ریگولیشنز کے مطابق ہوئے ہیں کہ نہیں؟ وہ جواب نہیں آرہا، ادھر سے سوال ہو رہا ہے کہ سیکرٹریز جو ہیں، محمد علی شاہ باچا صاحب نے سوال کیا کہ Strike چل رہی ہے اور کافی عرصے سے چل رہی ہے اور اس Strike، ان مسائل کو ختم کرنا چاہیئے، وہ کہتے ہیں کہ جی وہ تو ٹیسٹس ہو رہے ہیں اور بھرتی ہو رہی ہے، اب سوال کچھ کیا جارہا ہے، جواب کچھ آرہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایک اسمبلی ہے، پورے ہمارے صوبے کی، پوری قوم کی نمائندگی کرتی ہے، سنجیدگی انتہائی ضروری ہے اور مسائل کو سنجیدگی سے حل ہونا چاہئیں اور یہاں ہو یہ رہا ہے کہ ایک ایم پی اے جو ہے، جو اس حلقے کا نمائندہ ہے، پورے علاقے کا نمائندہ ہے، ان لوگوں نے اعتماد کیا ہے، اس کو ایک نمائندہ بنا کے اس اسمبلی میں بھیجا ہے اور یہاں صورتحال یہ ہوتی ہے کہ اس کو ایک کونسلر کی جگہ بھی اسکو Treat نہیں کیا جاتا کہ ایک کونسلر کی جو حیثیت ہوتی ہے، وہ حیثیت بھی یہاں اس کو نہیں دی جارہی، تو لہٰذا اس وقت جو حکومت چل رہی ہے اور ہمارا جو یہ اسمبلی کا اجلاس چل رہا ہے، اس کی جو روش ہے، وہ انتہائی غیر سنجیدہ ہے۔ جناب سپیکر، ایک ایوان ہے، اس کی اپنی روایات ہیں، اقدار ہیں، یہاں پہ ممبران کی اپنی ایک حیثیت ہے، اپنے علاقے کے معززین ہیں، لوگوں نے نمائندہ بنا کر ان کو بھیجا ہے تو انکی ایک اہمیت ہے اور اس اہمیت کو سمجھا جانا چاہیئے، حکومت کو سنجیدگی سے اس کو لینا چاہیئے اور سنجیدگی سے ان کو جواب دینا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! یہ مولانا صاحب کو Respond کریں۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، اس کے بعد۔ سردار حسین صاحب! بات۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، زہ خبرہ وکړم بیا به جواب ورکړی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ Same issue ہے؟

جناب سردار حسین: جی؟

جناب سپیکر: Same issue پہ بات کرنا چاہتے ہیں آپ؟

جناب سردار حسین: ما غالباً وختی هم ریکویسټ کړے وو، سپیکر صاحب! هم هغه ایشو ده، مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: ټولو نه اول خو سپیکر صاحب! شکریه او بیا حکومت له مبارکی هم ورکوم چې دا تیر بجټ د حکومت مبارک شه چې تیر بجټ ئے پیش هم کړو او تیر بجټ ئے پاس هم کړو، (تالیاں) زما یقین دا دے چې مولانا صاحب ډیر په مهذبه طریقه باندې د حکومت توجه چې ده، هغه دې طرف ته راواړوله او ظاهره خبره ده په دې صوبه کښې د دې صوبې د پارلیمان او بیا د اسمبلئ څه روایات هم دی، سپیکر صاحب! د بجټ په اجلاس کښې ټول اپوزیشن د بجټ اجلاس نه بائیکاټ کړے وو او د روایاتو مطابق پکار خو دا وه چې نن حکومت ویلکم هم کړے وے او لږ تپوس ئے هم کړے وے چې دا دومره لوئے اپوزیشن د بجټ اجلاس نه بائیکاټ کړے وو چې وجه ئے څه وه، چې دا په څه وجه باندې ئے بائیکاټ کړے وو؟ بهر حال هغه د حکومت ذمه داری وه، د حکومت ذمه داری ده او الله د وکړی چې حکومت ته خدائے پاک دومره توفیق ورکړی چې په دغه فیصله باندې ځان پوهه کړی۔ سپیکر صاحب، سکندر خان چې کومه خبره پوائنټ آؤټ کړه، دا نن په ټوله صوبه کښې د PMS چې څومره آفیسرز دی، شپږ سوه تعداد دلته دے او په ټوله صوبه کښې بیا هغوی نن یو قسم له حکومت له اشارتاً هغوی تورې پټئ هم لګولې دی په ټول سیکرټریټ کښې او په ټوله صوبه کښې هغوی د احتجاج کال نن ورکړے دے او د نن نه هغوی شروع کړے دے او تاسو ته علم دے سپیکر صاحب! چې ستاسو په مشرئ کښې، او کمیټی څنګه چې انیسه بی بی هم خبره وکړه، بیا د دې د پاره یو کمیټی جوړه شوه او هغه کمیټئ کښې د PMS د افسرانو یا چې کوم بل طرف ته زمونږ افسران وو، د هغوی Arguments هم وشو او پارلیمانی چې کومه کمیټی وه، هغه په Ground باندې چې څه حالات وو، د هغې نه ئے ځان خبر کړو۔ عجیبه خبره دا ده چې ستاسو په احکاماتو باندې عمل نه کیږی، د وزیر اعلیٰ صاحب په حکم باندې عمل نه کیږی او مونږه حیران په دې یو چې دې صوبې ته به Consultants د پنجاب نه راځی، دې صوبې ته به Dictation د پنجاب نه راځی، اوس دا د دې صوبې چې خپل کوم افسران دی، خپل افسران، د افسرانو سوال دا دے، دا کوم سلوک چې روان دے، زه په هغه Technicality کښې ځکه نه ځم چې په هغې باندې مونږ نن ډیر لوئے میټینګ کړے دے او بیا انیسه بی بی هم خبره وکړه چې

بل میټنګ به رااغواړو خو کم از کم حکومت د دا مسئله ډیره زیاته سنجیده واخلی چې دا دومره لوئے Discrimination دا دومره لوئے زیاتے نه، زه ورته ذاتیات وایم چې دا خبره خو بالکل اوس ذاتیاتو ته رسیدلې ده، په کوم شکل باندې چې دلته زمونږ په دې صوبه کښې د PMS officers deal کیږی، دا ډیره د تشویش خبره ده، باید چې دا نن کوم ټوکن احتجاج، دا د هغوی حق دے، سرکاری ملازمین دی او که د هغوی حق تلفی کیږی، هغوی سره زیاتے کیږی یا خدائے مه کړه د هغوی سره ذاتیات کیږی، دا اشاره هغوی حکومت ته ورکړې ده، پکار دا وه چې نن حکومت ډیر سنجیده په دې باندې Response ورکړی او دا کومه ایشو چې راپورته شوې ده، نن پینځو بجو پورې زما یقین دا دے چې هغوی Deadline په دې شکل باندې دے چې که چرې خدائے مه کړه سنجیده طور باندې حکومت دا مسئله وانغستله، زما یقین دا دے چې د سبانه به په دې صوبه کښې چې کوم حالات وی، دا ښه نه دی، یو طرف ته سیلابونه دی، بل طرف ته بهته خوری ده، بل سیاسی اړے ګړے دے، ډیر لوئے مشکلات دی، زما یقین دا دے چې خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، د دې صوبې ټول مشینری چې ده، هغه به په ټپه ودریږی، لهذا سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت چې تاسو نن په دیکښې رولنګ ورکړئ چې حکومت د دا مسئله ډیره زیاته سیریس واخلی، دې ته د وخت ورکړی، نور ټول ترجیحات چې دی، هغه د پریږدی او دا مسئله د راپورته کړی، زما یقین دے چې خدائے مه کړه، سبا تری نه بل مشکل جوړ نه شی۔ ډیر مهربانی۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: *میرے خیال میں، ایک منٹ جعفر شاہ صاحب! میں صرف وضاحت کر لوں، پھر آپ بات کر لیں بے شک۔ میں چونکہ، میڈم اس کمیٹی کو چیئر کر رہی ہیں، میں نے میڈم سے پہلے بھی ریکویسٹ کی ہے، پھر بھی ریکویسٹ کرونگا کہ اسکو جتنا زیادہ Expedite کر سکتی ہیں، جتنا زیادہ آپ کر سکتے ہیں تو آپ Kindly کر لیں وہ رپورٹ کے مطابق جو بھی رپورٹ آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم پھر گورنمنٹ کو وہ کرینگے کہ Definitely اس رپورٹ کو Adopt کیا جائے اور پھر جو اسمبلی کی متفقہ رپورٹ آ جائے گی، مشتاق صاحب! آپ اس حوالے سے کمنٹس کرینگے، اس کے بعد پھر جعفر شاہ صاحب۔ جی جی۔*

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): مائیک آن، یہ جو گفتگو ہو رہی ہے، حکومت اس میں بڑی سیریس ہے اور ہم Wait اسی کمیٹی کی رپورٹ کا کر رہے ہیں، جیسا کہ آپ نے رولنگ آج دے دی ہے پندرہ دن کی اور Within fifteen days یہ میڈم انیسہ کو یہ بھی ساتھ اختیار دیں کہ انکی میٹنگ میں پھر جو حاضر نہ ہو، وہ رپورٹ کریں تاکہ Within fifteen days یہ کاروائی، جیسا کہ آپ نے رولنگ دی ہے Complete ہو جائے اور میں انکو سپورٹ کرتا ہوں میڈم انیسہ کو، جیسا کہ انہوں نے ریکویسٹ کی ہے آفیسرز سے کہ آپ Strike پہ نہ جائیں کیونکہ یہ کمیٹی انہی کیلئے کام کر رہی ہے، تو میں بھی گورنمنٹ کی طرف سے انہیں درخواست کرتا ہوں کہ چونکہ یہ صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے، مشینری رک جاتی ہے، جب Strike ہوتی ہے اور جب اس لیول پہ ہو، تو اس لئے وہ اپنی Strike کو موخر کریں، پندرہ دن Wait کر لیں، جب انکی رپورٹ آجائے تو اس میں مجھے یقین ہے کہ انکی دادرسی بھی ہو گی اور تسلی بھی ہو گی اسکے اندر۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! اسکے بعد زرین گل صاحب۔ جعفر شاہ صاحب! خبرہ وکړئ تاسو بیا۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ زما خو بله موضوع ده، مشتاق غنی صاحب! اگر آپ توجہ دے دیں، آپکی وساطت سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔ سر، مسائل اتنے زیادہ ہو گئے ہیں اس مہینے میں اور اس سال میں کہ گن گن کے ہم تھک گئے ہیں۔ اس طرح ہے کہ آج کل جو فریش ایڈمشنز ہو رہے ہیں کالجز میں تو اس میں وہ کافی، ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں جو طلباء ہیں، وہ داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں اور خاص کر میں سوات کی بات کرونگا کہ وہاں پہ جہانزیب کالج میں 9 سو سے، اگر 950 سے مارکس کم ہوں تو انکو ایڈمشن نہیں ملتا، تو یہ بچے کہاں جائینگے؟ میرے اپنے حلقے میں سینکڑوں طلباء ایسے ہیں کہ انکو داخلے نہیں ملتے تو مشتاق غنی صاحب ازراہ کرم اس پہ روشنی ڈالیں اور میرے خیال میں اس میں اس کیلئے کوئی ایسا قابل عمل حل تلاش کیا جائے کہ بچوں کا مستقبل تباہ نہ ہو۔ دوسری سر، ایک بات اور بھی ہے کیونکہ پھر موقع نہیں ملے گا، بجٹ کے حوالے سے بابک صاحب نے بات کی اور اس میں ہم نے سنا ہے کہ بجٹ اسمبلی سے پاس ہونے کے بعد اس میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں جو کہ بالکل Unconstitutional اور غیر آئینی اقدام ہے تو اس پہ میں جناب وزیر خزانہ صاحب سے یہ

پوچھونگا کہ اس میں کتنی حقیقت ہے؟ اور اگر یہ ہے تو یہ بالکل غیر آئینی اقدام ہو رہا ہے، اس میں حکومت، تو اسکی ذرا وضاحت فرمائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> زرین گل صاحب! زرین گل صاحب!

<u>جناب زرین گل:</u> ډیره مننه جی۔ محترم سپیکر صاحب! یو سړے روان وو، یو کونړ سړے په پټی کښې لګیا وو، مولئ ئے دغه کولې، نو هغه ووئیل السلام علیکم نو هغه کونړ ووئیل ' مولیاپٹنا ' هغه ووئیل چې ګنی دے وائی چې ته څه چل کوی نو هغه ووئیل ' مولیاپٹنا '، مونږه جی، زما پوائنټ آف آرډر وو، په هغې کښې ما دا تپوس کړے وو چې زما په اسمبلی کوئسچن باندې تاسو یو سپیشل کمیټی جوړه کړې وه، هغه ما د اسټیبلیشمنټ نه دا تپوس کړے وو چې ماته اوښایئ چې تاسو په دې تیر شوی کال کښې د ګریډ17 نه واخلئ ګریډ21 پورې تاسو پوسټنګز/ټرانسفرز کړی دی، نو ما له چې هغه جواب راغلو نو هغه ماته اووئیل چې هغه ایس ډی او هلته ټرانسفر شوے دے او هغه AD Fisheries هلته دغه شوے دے۔ ما ووئیل زه د AD Fisheries تپوس نه کوم، زه د دې تپوس کوم چې دا ډپټی کمشنرانو نه واخلئ او د اے سی ایس پورې ما تپوس کړے دے، ما د دې تپوس کړے دے، تاسو ماته وایئ AD Fisheries هلته تلے دے او دغه دلته راغلے دے، بیا ئے اووئیل چې آیا زما د اسمبلئ کوئسچن چې دے، دا په دې دائره اختیار کښې نه راځی چې دا ما تپوس کړے دے، دا د ګریډ 17 نه په ښکته دی که دا د 21 نه په بره دی چې د دې دغه کښې نه راځی۔ بیا جی په هغې باندې پریویلج موشن موؤ شو، اوسه پورې خبر نه یم، بیا تاسو سپیشل کمیټی Constitute کړه، په هغې کښې زه Mover ووم، دا مظفر سید صاحب پکښې ممبر وو، دا عنایت اللہ خان صاحب پکښې وو او زما خیال دے سکندر شیرپاؤ وو او تاسو چیئر کولو هم، یو میټنګ شوے دے، بیا د هغې نه پس میټینګونه نه دی شوی، زه د هغې هم تپوس کوم نمبر ون چې پته ولګی۔ دویم دا تپوس کوم جی، او ډیره سر جی! لږ ستاسو توجه، دویم دا تپوس کوم، عام تاثر دا دے چې په دې صوبه کښې سیاستدانان او پراونشل سروس والا چې کوم دی، دا Victimize کوی، د دې مطلب دا دے چې دا ډی ایم جیز چې کوم دی نو آیا د سعودی شهزادګان دی یا که دا فرښتې دی

او که دغه وی، زه ئے بنایم، دا DMG چې فلانکے غل دے ، اوسه پورې هغه ته ولې لاس نه اچوئ؟ یو، دویم زه تاسو نه دا د دې تپوس کوم چې As a Custodian of the House دا مونږه اوسه پورې، زه چې د پچاسی نه واخله دغه شوے یم، چې چرته ایم پی اے دغه شوے وی نو Custodian of the House چې کوم دے ، هغه خبر وی په دې خبره، آیا چې کوم د دې هاؤس یو غړے چې هغه گرفتار شوے دے ، احتساب کمیشن دغه کړے دے ، آیا ستاسو دا چیئر ئے خبر کړے دے ، په دې خبره ئے تاسو نه تپوس کړے دے ؟ زه د دې تپوس کوم، ماله د جواب راکړی۔

جناب سپیکر: نمبر ون خو دا ده چې بالکل ماته خو هیڅ قسم انفارمیشن نه دے شوے۔

جناب محمد شیراز: د دې لاء منسټر نه تپوس وکړئ۔

جناب سپیکر: یو منټ، شیراز خان! ماته هیڅ قسم، ما سره څه رابطه نه ده شوې، نه زما نه چا تپوس کړے دے ،هیڅ قسم دیکښې څه دغه نه دے شوے۔ دویم دا ده، دغه چې کومه ایشو ده، تاسو چې د سپیشل کمیټئ والا کومه خبره وکړه، هغه سپیشل کمیټی، یو منټ جی، هغه د سپیشل کمیټئ میټنګ به ان شاء الله تعالیٰ زه پندره دن کښې د ننه د ننه راغواړم۔

جناب محمد شیراز: لاء منسټر ناست دے ، تپوس ترې وکړئ۔

(شور)

جناب سپیکر: په دې باندې به زه، یو منټ لاء منسټر جی، مشتاق صاحب!اس پہ آپ کمنٹس کریں اور لاء منسٹر اس پہ Opinion دیں۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): سر، پہلی بات تو یہ ہے کہ سید جعفر شاہ صاحب نے جناب۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یو منٹ، آپ دیکھیں، ایک منٹ جی، دیکھیں کانسٹی ٹیوشن کے مطابق بات کرتے ہیں، کانسٹی ٹیوشن کے مطابق، جی جی دکھادیں، کس کے پاس ہے؟ Rule 64، یہRule 64 آپ پلیز چیک کرلیں، آپکے پاس (شور) ہاں یہ ہے:

When a Member is arrested and after conviction released on bail pending an appeal or otherwise released such fact shall also be intimated to the Speaker by the authority concerned in appropriate form set out in the Second Schedule.

جی جی، اور اس میں Basically ممبر کا لکھا ہے، ایم پی اے کا، تو، نہیں میں صرف یہ، کیونکہ اس کی، جی لاء منسٹر پلیز، آپ اس پہ کمنٹس کرلیں۔

Minister for Higher Education: Janab Speaker! May I answer?

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین صاحب! سردار حسین صاحب! آپ اس طرح کریں، ایک منٹ، یہ چونکہ لیگل ڈسکشن ہے، آپ تھوڑا پڑھ کر، میں آپ کو بھیجتا ہوں، آپ لوگ اس کو پڑھ کر Proper اس کے اوپر وہ کریں گے۔ لاء منسٹر صاحب پلیز، اس پر۔ جی، سردار حسین صاحب! ایک منٹ، جی لاء منسٹر صاحب!

امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو میں مشکور ہوں ایم پی اے صاحب کا جنہوں نے ایک اہم ایشو پہ ایک مسئلہ کھڑا کر دیا، چونکہ یہ احتساب ایکٹ کے حوالے سے میں بات کروں گا، میں یہی کہتا ہوں کہ جو ایکٹ ہم نے پاس کیا ہے اسمبلی میں، اس میں DG جو یہ ہمارے احتساب ایکٹ میں ہے، اس کو یہ پاور دی گئی ہے کہ وہ انکوائری بھی کریں، وہ انویسٹی گیشن بھی کریں اور وہ Arrest بھی کر سکتے ہیں، لہذا یہاں پر اب بہتر تو یہ ہو گا کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب موجود ہوتے تو ان کو بہتر پتہ ہوتا کہ ان سے پوچھا گیا ہے یا نہیں؟ لیکن ایسا کوئی پروویژن احتساب ایکٹ میں موجود نہیں ہے کہ وہ Bound ہے کہ وہ چیف منسٹر سے یا سپیکر آف دی ہاؤس سے پتہ کریں گے، یہ اب، یہ اب اسی پہ-----

(شور)

جناب سپیکر: سردار حسین! آپ پلیز یہ پڑھ کر، یہ میں آپ کو بھیجتا ہوں، سیکرٹری صاحب! د وئ ته لږ مطلب د ے چې، یہ دیکھ لیں، چیک کرلیں، میں ایک، جی جی سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب چې کومه مسئله راپورته شوه، سپیکر صاحب! ستاسو توجه لږه غواړم۔

جناب سپیکر: ښه، Only Intimation, Intimation، جی جی۔

احتساب کمیشن پر عام بحث

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، ستاسو توجه لږه غواړم، د هاؤس توجه هم لږه غواړم، د احتساب کمیشن په حواله باندې دا ضرور ووئیل غواړو چې کله د حکومت دا آئیډیا Float شوه، زما یقین دا دے چې مونږ د احتساب کمیشن مخالفت نه دے کړے، د احتساب کمیشن د جوړیدونه پس او بیا د احتساب کمیشن د کارروایو نه پس زما یقین دا دے چې یواځې د پارلیمانی ممبرانو نه، د سول سوسائټی او د ټولې معاشرې د طرف نه چې دا ګوتې راپورته کیږی، دا په دې طریقه کار باندې کیږی، عجیبه خبره دا ده چې یو طرف ته حکومت دا خبره کوی چې احتساب کمیشن چې کوم ډیر آزاد دے او بل طرف ته په ریکارډ باندې پرته ده چې د دې صوبې وزیران، هغوی چې په ټی وی 'شو' کښې کښینی نو نن د سلو کسانو لسټ جوړ شوے دے، نن د دې سړی نوم په ای سی ایل کښې شامل شوے دے، نن دا سړے به ګرفتار کیږی، نن دې سړی سره به داسې کار کیږی، سوال دا دے چې که چرې دا احتساب کمیشن په حقیقی معنو کښې آزاد وی نو بیا مونږ تپوس کوؤ چې د دې حکومت وزیران د دې احتساب کمیشن وکیلان دی؟ یوه۔ دویمه دا عجیبه غوندې خبره ده، د میډیا ټرائل روان دے او بیا د ANP روان دے، زه نن په دې فلور باندې دا خبره په وضاحت سره کوم چې دا حکومت په دې صوبه کښې یواځې ANP کړے دے؟ مونږ دا خبره نه کوؤ، د ټولو نه اول عوامی نیشنل پارټی د احتساب د پاره ځان پیش کوی خو دا په کوم انداز باندې چې ذاتیات روان دی، دا په کوم انداز باندې چې سیاسی انتقام روان دے، ضرور حکومت ته دا خبره کول غواړم چې نن د هغوی نمبر دے، نن د دومره وکړی چې ارمان ئے پاتې نشی خو دا خبره د نه هیروی، دا واضحه ده، نن د دې صوبې یو سیکرټری په کهلاؤ توګه باندې د وزیر اعلیٰ خلاف خبره کوی، احتساب کمیشن هغه بیان یا هغه Statement د ځان د پاره برابر نه ګنړی، نن په

ټیلی ویژن باندې کهلاؤ راځی په وزیر اعلیٰ صاحب باندې، نن وزیر اعلیٰ صاحب د دې صوبې حکومت د احتساب کمیشن نه خپل د کور ذاتی نوکران جوړ کړی دی، چې چاله ئے خوښه وی، که په خپله پارټئ کښې ئے څوک بدی شی، هم پرې هغه نیسی، هغه پرې بدناموی او مخالفو کښې ئے چې کوم بدی شی، هم پرې هغه بدناموی۔ (تالیاں) په ډاګه نن د عوامی نیشنل پارټئ د نمائنده په حیثیت باندې حکومت ته دا خبره کوم چې کرپشن که دلته هر چا کړے دے، پکار دا ده چې بلا امتیاز خبره وشی۔ دا به خبره کیږی چې حیدر هوتی صاحب به نن نیولے شی، ستاره ایاز به نن نیولې شی، فلانکے به نن، مونږ ټول د دې صوبې خلق یو، مونږه هډو تښتو نه، مونږ چې څه کړی دی، د دې صوبې خلق ګواه دی او نن چې په دې وطن کښې د قومی احتساب بیورو په شکل کښې یو اداره موجوده ده، بیا هم مونږ د دې اسمبلئ نه د پاس کولو د پاره سره د امنډمنټس د هغه احتساب کمیشن مخالفت نه دے کړے خو دا په کوم انداز باندې چې د میډیا ټرائل روان دے، دا په کوم انداز باندې چې ذاتیات روان دی، دا په کوم انداز باندې چې سیاسی انتقام روان دے او دا تاسو وګورئ، دا هر سړے عزت نفس لری، په ډیرو افسرانو، د دې صوبې د افسرانو په کوم شکل باندې چې تذلیل کیږی، د هغوی عزت نفس مجروح کیږی، آیا دا فرښتې راغلې دی، دا فرښتې دی؟ دا انسانان دی، پکار دا ده چې دا احتساب کمیشن په میرټ باندې خپل کار ته پریږدی، دا خو چې کوم خلق نیسی، هغوی ته وائی چې تاسو سره زمونږ هیڅ څه کار نشته خو په فلانکی وزیر باندې خبره وکړه، په وزیر اعلیٰ باندې خبره وکړه، په فلانکی ممبر باندې خبره وکړه، مونږ د عوامی نیشنل پارټئ خلق، مونږ د دې وطن خلق یو، سل کاله مخکښې هم په دې کلو کښې، په دې وطن کښې پراته وو، زمونږ چې کومې اثاثې وې، هغه واضحه دی، نن هم دی، سبا به هم وی۔ سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت سره دا چې نن کوم کوشش د دې حکومت د طرف نه روان دے، په دې صوبه کښې دا روایت نشته، دا ځان له ښه کارکردګی ښودل چې دنیا ته ثابتول چې مونږ کرپشن ختموؤ، د احتساب کمیشن نه ئے مذاق جوړ کړو او دا زه نه، دا خو د دې صوبې یو هغه وزیر چې پرون به دې ته ناست وو چې د دې حکومت وکالت به ئے کولو، چې هغه ته پخپله د دې

خبرې پته ولګیده چې هغه دلته د انتقام نخښنه جوړه شوه، هغه برملا میډیا ته په واضحه توګه اووئیل چې دا د احتساب کمیشن نه دے، دا د پرویز کمیشن دے، هغه وزیر چې دوه کاله ئے د دې حکومت سندرې وئیلې دی، هغه وزیر چې دوه کاله ئے د پی ټی آئی وکالت کړے دے، نن پخپله هغه لګیا دے، دا د دې خبرې واضحه ثبوت دے۔ مونږ، دا نو وارد دی په سیاست کښې، دا پی ټی آئی نو وارد دی په حکومت کښې، پکار دا ده چې دوئ د Maturity، مونږ دا خبره نه کوؤ، مونږ د یو افسر وکالت نه کوؤ، مونږ د یو کرپټ ملګری هم وکالت نه کوؤ خو مونږ ضرور دا خبره کوؤ چې دا په کوم انتقامی شکل باندې، په سیاسی بنیادونو باندې دا کار روان شوے دے، د دې نه به ذاتی دشمنئ جوړې کړئ۔ پرون مونږ په حکومت کښې وو، نن تاسو په حکومت کښې یئ، دا ضروری نه ده، په دې دوه کاله کښې تاسو وګورئ څومره وزیران دوئ د کرپشن په بنیاد لرې کړل، نن دا کریډټ اخستل چې مونږ خپل وزیران نیسو، او دا کریډټ دے خو سوال دا دے چې دا تا نیولے څه کښې دے، یو طرف ته ته راځې او ټول قوم ته دعوې کوې چې ما کرپشن ختم کړو، بل طرف ته ستا د خپل کیبنټ ممبرانو کرپشن کولو، ستا د ممبرانو به څه حال وی؟ خبره دا ده سپیکر صاحب! چې دا حکومتونه ځی راځی، سستم دلته موجود وی، دا صوبه دلته موجوده ده، پکار دا ده چې نن دا سیاسی Like and dislike مونږ د ذهن نه اوباسو چې کله خلق په حکومت کښې راشی، هغوی ډیر لوئے د فراخدلئ مظاهره کوی، مونږ بالکل د کرپشن خلاف یو، پکار ده چې په دې وطن کښې کرپشن ختم شی ځکه چې دا ناسور دے۔ مونږ بالکل دا خبره کوؤ چې ټولو خلقو سره د احتساب وشی خو ته احتساب کمیشن جوړوې او بیا پکښې ډیډ لائن ورکوې چې د دې ځائې به زه حساب کتاب کوم، نو نن بیا خلق دا تپوس هم کوی چې دا د دې ځائې نه ته حساب کتاب کوې نو دا وروستو حکومتونه نه وو؟ دا وروستو پبلک آفسز خلقو استعمال کړی نه دی؟ آیا دا پاکستان په 2004 کښې جوړ شو؟ دا ټول سوالونه هغه سوالونه دی چې د دې جواب به حکومت ورکوی۔ پکار دا ده چې دا حکومت د ډیر فراخدلئ نه کار واخلی، د دې پارلیمان په مشترکه توګه باندې مونږه ټول په دې خبره باندې متفق یو او دا ډرامې، خلق پرون تاسو په کرپشن

باندې اویستل او نن ورله سینه ورکوئ، نن مو په صابن باندې اووینځل، نن مو پاک کړل، دا ډرامې په دې دوه کالو کښې ډیرې زیاتې اوشوې، دا مداریتوب ډیر زیات وشو، نوره دا صوبه د دې خبرو متحمله کیږی نه۔ ما دا Stand ځکه واضحه کولو چې دا کوم میډیا ټرائل روان دے، دا د خلقو کردار کشی کول دی، دا د خلقو Political Career سره لوبې کول دی، نن زه وزیر پینځه کاله پاتې شوے یم، زه برملا دا خبره کوم چې که زما په ډیپارټمنټ کښې کرپشن وو نو اولنې سړے به زه یم چې زه به ځان د احتساب د پاره پیش کوم۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): شکریہ جناب سپیکر۔ پاکستان تحریک انصاف اور خاصکر ہمارے Allies، Manifesto میں یہ بات شامل تھی اور عوام نے ووٹ اس لئے دیا کہ کرپشن کا خاتمہ ہوگا، اینٹی کرپشن سلوگن کے اوپر یہ حکومت بنی ہے، اب جو بابک صاحب نے سوال اٹھایا اس کاOne by one میں جواب بھی دینا چاہتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ وہAssist بھی کریں، جہاں پر ان کو شکوک وشبہات ہیں نمبرون، اگرPolitical statementآئی ہے، کوئی اخبار کے اندر کہ کسی کو پکڑا جائے گا، کیا گورنمنٹ نے دی ہے یا احتساب کمیشن نے دی ہے یا میڈیا سے پوچھا جائے کہ یہ بات کس نے کی ہے؟ Politicallyکسی ممبر کے خلاف اگر بیان آیا ہے تو کس طرف سے آیا ہے، Sourceکیا ہے، Intentionsکیا ہیں؟ میں نے یہ ضرور سنا ہے کہ احتساب کمیشن کی سٹیٹمنٹ کے مطابق کہ ایک ممبر کو پکڑا گیا اور ساتھ ہماری پارٹی کے ایک 'ہائی اپ' کا نام لیا گیا کہ وہ بھی گرفت میں آ سکتے ہیں لیکن گورنمنٹ کی طرف سے اگر بابک صاحب بتادیں کہ کسی ممبر نے، کسی منسٹر نے اس طرح کی Political Statementدی ہے تو گورنمنٹ ذمہ دار ہے، ایسا نہیں ہوگا۔ بابک صاحب نے کہا کہ احتساب کمیشن کو گورنمنٹ نے اپنا نوکر بنایا ہے اور اس کو اس طرح استعمال کرتے ہیں، یہ غلط ہے، کہیں بھی اگر ایسا کوئی Evidence موجود ہے لیکن اگر کوئی ایکٹ بنتا ہے اور پھر Implement ہوتا ہے تو Implementationکے دوران پتہ چل جاتا ہے کہ کہاں پر غلطی ہے؟ آج ہی ہم نے احتساب کمیشن کے ساتھ ایک میٹنگ کی ہے، ہمارے لاء منسٹر کی صدارت میں اور وہ ساری چیزیں ہم نے چیک کی ہیں کہ غلطیاں کہاں ہیں، کہاں پر انصاف نہیں ہو رہا، کہاں پر زیادتی ہو رہی ہے؟ لہذا میں بالکل اس سے اختلاف رکھتا ہوں کہ یہPolitical victimizationہے لیکن یہ ہماری کوشش ہوگی، یہ پارٹی کا نعرہ ہے، یہ

سلوگن ہے، یہ تحریک انصاف کا منشور ہے کہ میں چور ہوں، عمران خان چور ہے، کوئی اور چور ہے، کسی پارٹی کا کوئی ممبر چور ہے، چور بچ کے نہ نکلے لیکن اگر کسی پروسیجر کے اوپر کہیں اعتراض ہے تو ہماری جو Monday کو کیبنٹ میٹنگ ہے، اس تک ہماری ایک دو میٹنگز باقی ہیں، میں بابک صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، میں اپوزیشن لیڈر سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، اپوزیشن ممبران میں سے کوئی اگر چاہے، اس ایکٹ کے بارے میں اگر کوئی وہ Advice دینا چاہتے ہیں کہ اس کے اندر یہ کمی ہے، یہ دور کی جا سکتی ہے، جب تک اس ایکٹ کے اندر Transparency اگر Affect نہ ہو، اگر Across the board احتساب Affect نہ ہو، کیونکہ سب سے بڑا مسئلہ اس ملک کا کرپشن ہے، کس نے کی ہے؟ یہ Political statement ہو جائے گی لیکن ہے تو سہی، اگر ہے تو کس نے کی ہے، احتساب کمیشن جیسے ادارے اس کا پتہ چلا سکیں گے لیکن بڑے اچھے وقت پر بابک صاحب نے بات کی ہے، ہماری ایک دو میٹنگز باقی ہیں، اپوزیشن آپس میں بیٹھ کر، ہمارے ساتھ بیٹھ کر جس طرح وہ چاہیں، جہاں پر وہ بتا سکتے ہیں کہ یہ غلطی ہے اور یہاں پر Justice ensure نہیں ہو رہا۔ جناب سپیکر! مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایکٹ کے اندر کوئی ایسی چیز ہو سکتی ہے جس کے اوپر ہم بات کر رہے ہیں کہ اس کو دور کیا جائے تاکہ انصاف ملے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ایسی بات کہ وہ اپنے لوگوں کے اوپر، اپنے ممبران کے اوپر، اس صوبے کے ہم باسی ہیں، سارے اس کے اوپر متفق ہیں، مجھے ایک پولیٹکل پارٹی اس صوبے کے اندر بتا دی جائے کہ وہ یہ نہ کہے کہ کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہیئے، ایک ممبر مجھے اس ہاؤس کے اندر بتایا جائے کہ وہ یہ نہ چاہے کہ کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہیئے لیکن یہ خاتمہ کیسے ہوگا؟ احتساب کمیشن بنا، احتساب کمیشن کے اندر کوئی مسئلہ ہے، یہی ممبران بتا سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہے، اس کو دور کیا جائے اور They are welcome، یہ اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو Political victimization ہے لیکن ایک بات میں یہ ضرور کہوں کہ دیکھیں اگر اس صوبے سے، اس ملک سے، خاص کر اس صوبے سے اگر کرپشن کا خاتمہ نہ ہو تو انصاف کا ہونا مشکل ہے، اگر اس ایکٹ کو ہم اتنا ہی خراب کر دیں، احتساب کمیشن کو ہم ایسے Criticize کریں کہ اس کا مقصد ہی ختم ہو جائے تو یہ اس قوم کے ساتھ، اس غریب عوام کے ساتھ، جن کے پیسے باہر ملکوں میں ہیں، جن کے حقوق دبئی، ملائشیا، سویٹزرلینڈ اور امریکہ میں ہیں، یہ اس غریب قوم کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ یہ اس گورنمنٹ کی کمٹمنٹ ہے، اگر کہیں ناانصافی ہے، دو میٹنگز باقی ہیں، میں

سب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کہیں بھی اگر ایکٹ کے اندر Partiality ہے تو وہ بتا سکیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو احتساب ہوگا اور کڑا احتساب ہوگا، چاہے اس کے اندر شاہ فرمان کیوں نہ آجائے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی مولانا صاحب! مولانا لطف الرحمان صاحب، اپوزیشن لیڈر، مولانا صاحب! اس کے بعد ارباب اکبر حیات۔

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف):</u> ضروری خبرہ دہ، بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں ایک ریکویسٹ کرونگا، اگر آپ چاہتے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ اپنی بات جاری رکھیں لیکن صرف ایک، اگر آپ چاہتے ہیں تو روٹین ایجنڈا کو میں آج کل تک موخر کرتا ہوں تو ایک یہ ایشو ہو جائیگا، دوسرا سیلاب کا سیریس ایشو ہے، اس پر ڈسکشن ہو جائے گی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> میں بس ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> سر، سیلاب کا ایشو رکھیں، چونکہ چیف منسٹر صاحب، اور وزیر اطلاعات نے کہا کہ کل چیف منسٹر بھی آجائیگا اور اس کو کل کے ایجنڈے میں رکھیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو آج میں باقی ایجنڈے کو موخر کرتا ہوں، میں آج جنرل ڈسکشن کیلئے جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> میں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> شاہ فرمان صاحب نے بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیشہ سزائیں بنائی جاتی ہیں نظام کو درست کرنے کیلئے، انسانیت کے ساتھ ہمدردی ہوا کرتی ہے اور سزا ہوتی ہے، نظام کو ٹھیک چلانے کیلئے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو تاثر ابھر رہا ہے، احتساب کمیشن کے حوالے سے جو بابک صاحب نے بات کی، یہاں پر تو جو تاثر آرہا ہے، وہ تاثر اس انداز میں آرہا ہے کہ یہاں پر اپنی مرضی چل رہی ہے، کس کو گرفتار کروانا ہے اور شاید وہ اس حکومت کی مرضی پر وہ منسٹر نہیں جا رہا ہے تو اس کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا ہے، جو تاثر ابھر رہا ہے وہ غلط ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نظام کو درست چلانے کیلئے سزائیں ہوا کرتی ہیں اور پھر آپ کے اس صوبے میں ہم نے احتساب کمیشن کے حوالے سے مخالفت نہیں کی، ہم نے یہ نہیں کہا کہ

احتساب کمیشن نہیں بننا چاہیئے، ضرور بننا چاہیئے، کرپشن ختم ہونی چاہیئے، ہم یہ نہیں کہتے کہ کرپشن ہونی چاہیئے لیکن طریقہ کار قانون اور ضابطے کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اس میں کوئی تمیز نہیں ہونی چاہیئے کہ اس کے ساتھ کرنا ہے اور اس کے ساتھ نہیں کرنا اور جو قانون بنتا ہے، اس قانون کو اسی انداز میں چلنا چاہیئے، یہ کہیں کہ کوئی انصاف نہیں ہے کہ اس کی کردار کشی ہو اور بعد میں جس کو آپ نے ملزم ٹھہرایا ہے اور وہ کل کو وہاں سے بری ہو کے نکلتا ہے تو اس کی جو کردار کشی ہے، اس کا جواب کون دیگا؟ اور میں اس پر ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت بنی، سٹارٹ میں انہوں نے پولیس آفیسرز کے خلاف ایکشن لیا اور ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ جو آپ پولیس آفیسرز کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں، وہاں پر ہو یہ رہا ہے کہ صرف اس کا متن تیار ہے، لیٹر کے اوپر صرف نام لکھا جاتا ہے کہ فلاں اور پھر اس کے بعد نیچے دستخط کئے جاتے ہیں اور اس کو نوکری سے Dismiss کیا جارہا ہے اور ہوا یہ کہ آج وہ سارے کے سارے آفیسرز بحال ہو گئے اور وہ لوگ سروس ٹریبونل میں گئے، آج وہ سارے کے سارے واپس بحال ہو چکے ہیں، اس کا جواب کون دیگا کہ ان کو ایک دفعہ نکالا گیا، وہ سروس ٹریبونل میں کیسز ہوئے اور وہ چونکہ غیر سنجیدگی کی بنیاد کے اوپر تھا، آج بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس کی پوری تفتیش نہیں کرتے اور آپ کو یہ کنفرم نہیں ہوتا کہ یہ واقعی اس کرپشن میں Involve ہے اور پھر اس کے بعد یہ گرفتاری ہو تو سمجھ میں آتا ہے کہ ٹھیک ہے، آپ نے اس کی تفتیش کی، میں سمجھتا ہوں کہ جو تفتیش ہو رہی ہے، وہ ٹھیک نہیں ہو رہی ہے اور یہ سوچا جاتا ہے، پیچھے سے ذہن یہ ہے کہ پہلے اس کو گرفتار کرو اور اس کے بعد پھر کیس کے ساتھ جو ہو گا، دیکھا جائیگا، چاہے اس کے خلاف وہ کیس ثابت ہوتا ہے یا نہیں ہوتا، تو جناب سپیکر! یہ جو تاثر ہے، یہ میں پوری پارلیمنٹ کے سامنے، پوری اسمبلی کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ چیز غلط ہے، اس تاثر کو مٹانا چاہیئے، یہ کہیں پر کوئی دلچسپی نہیں ہوتی ہے کہ کسی بندے کو آپ گرفتار کریں، بلکہ اس میں دلچسپی ہونی چاہیئے کہ اگر وہ کرپشن واقعتاً ہوئی ہے تو پھر آپ اس کو گرفتار کریں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ لوگوں کو گرفتار کریں، لوگوں کو نوکریوں سے نکالیں، بعد میں وہ کیس جو لڑتا ہے اور پھر بری ہو کے آتا ہے تو اس کا جواب کون دیگا جناب سپیکر؟ تو یہ ہم سمجھتے ہیں کہ تھوڑی سی سنجیدگی ہونی چاہیئے، یہ کردار کشی کی طرف نہیں جانا چاہیئے، بلکہ کرپشن کو ختم کرنے کی طرف جانا چاہیئے اور اس شخصیت کے ساتھ کوئی کسی کا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا، اگر واقعتاً ایسا کوئی کام ہوا ہے اور وہ آپ پوری تفتیش کر کے وہ آپ سمجھتے ہیں، جب ہم انٹرویو سنتے ہیں تو ہم اس انٹرویو میں یہ سن رہے ہیں کہ جی اور بھی ثبوت ہمارے پاس آرہے ہیں، آرہے

ہیں کا کیا مطلب ہے؟ اگر آپ کے پاس آ رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پاس ثبوت نہیں ہیں، پھر آپ کیسے گرفتار کرتے ہیں، ان محترم لوگوں کو یا اسمبلی کے ممبران کو یا کوئی آفیسرز ہونگے، تو آپ گرفتاری جب کرتے ہیں تو آپ کے پاس ثبوت ہونا چاہیئے اور جب آپ انٹرویو دے رہے ہوتے ہیں تو اس وقت آپ یہ نہ کہیں کہ ہمارے پاس ثبوت آ رہے ہیں، آپ کو یہ کہنا چاہیئے کہ میرے پاس ٹھوس ثبوت موجود ہیں جس کی بنیاد پر میں نے گرفتاری کی ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تو یہ اہم بات ہے اور اس کو سمجھنا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے، کسی کے ساتھ کسی کی ذاتی دشمنی کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر حیات صاحب! بات کرنا چاہیں گے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> کسی خاص شخص کو وہ نہیں دینا چاہیئے، بلکہ آپ کو قانون کے دائرے میں اور وہ جو ایکٹ پاس ہوا ہے، اس طریقہ کار سے چلنا چاہیئے، کسی کو یہ اختیار نہیں دینا چاہیئے کہ وہ جو کچھ بھی کرے، اس سے کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر حیات صاحب۔

<u>ارباب اکبر حیات:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب. جناب سپیکر صاحب، په دې احتساب باندې ټولو ملګرو خبرې وکړلې، احتساب ډیر بنه شے دے، مونږ ټول غواړو چې احتساب د وشی او بلا تفریق د احتساب وشی او جناب سپیکر صاحب! مونږ له دې خپلې صوبې ته هم کتل پکار دی، ماته یاد شی چې نن نه یو میاشت مخکښې یو Sitting سیکرټری احتساب والا اونیولو، په دیکښې ئے اونیولو چې آیا هغه کرپشن کړے دے او هغه باندې ډیر زیات Allegations دی او هغه مونږ ګرفتار کړو او که هغه ګرفتار کړے شو او په دریمه ورځ هغه ته ئے هتهکړئ واچولې او د هغه چې کومې طریقې سره تذلیل کیدو، په یو یو آفس کښې ئے، ما پخپله هغه وکتلو، هغه ئے ګرځولو او هغه فائلونه به ئے کتل او تاسو یقین کوئ، هغته پس هغه او هغه سره یو فیمیل ډائریکټره وه چې هغوی په سرو سترګو ژړل چې ما کرپشن نه دے کړے، زه هیڅ شی نه هم نه یم خبر، ما باندې خو ئے پروف کړئ کنه او هغته پس ئے هغه دواړه بری کړل. هغوی وئیل چې دوئ باندې کرپشن نه وو، آیا تاسو ماته دا اوواییٔ چې د هغوی د دې تذلیل، د دې بې

عزتئ، هغوی به چانه تپوس کوی؟ آیا دې قانون کښې تاسو څه داسې دغه ایښودی دی چې آیا یو سړے بری شی، یو سړی باندې څه د کرپشن څه دغه نه وی او چا د خپل دغه د پاره لاس اچولے وی یا د یو ټاؤټ په وینا باندې هغه ئے نیولے وی نو د هغه افسر خلاف به بیا څه کارروائی کیږی؟ زما په خیال چې د هغه پینتالیسو ورځو نه پس قانون خاموش دے، هغې کښې څه نشته۔ دویمه خبره دا ده جی، د دې کرپشن د خوف د وجې نه هغه بله ورځ، بلکه دلته به ناست ملګرو ته دا پته وی چې په کیبنیټ کښې د څلورو څلورو میاشتو Approval سیکرټریانو ته پراته دی، بالکل لیګل طریقې سره خو چونکه هغه سیکرټری سائن نه کوی، سیکرټری ولې سائن نه کوی؟ سیکرټری وائی یره زه به په دیکښې چهان بین کوم، داسې نه وی چې دا چرته غلط وی نو چې د څلورو میاشتو ستا د صوبې ریونیو سټاپ شی او په دې دغه کښې چې یره نن به کیږی او سبا به کیږی او بیا یو ډائریکټر وائی چې یره زه، چې کله هغه ته دغه پیش کړے شی چې په دې باندې سائن وکړه چې دا Approval راشی، چې یره دا سسټم روان شی نو هغه په چھټئ باندې لاړ شی، نو مونږه دا وایو چې احتساب پکار دے خو د احتساب یو طریقه کار هم پکار دے، یعنی دا افسران چې کوم دی، دا څه ټول غله نه دی، دا سیکرټریان ټول غله نه دی خو کم از کم دوئ Secure کول پکار دی، دوئ له دا اعتماد ورکول پکار دی چې تاسو باندې لاس نه شی اچولے، تر کومه چې تاسو باندې پروف شوی نه وی نو دوئ به هغه کار کوی، نو دې سره به زمونږه صوبه چلیږی او نه که کوم دا حالت وی، چې د یو ډسټرکټ ډی سی به را پاڅی، فون به کوی چیف منسټر ته چې فلانے غل دے جی او فلانی کار غلط کړے دے او احتساب والا به ځی او هغه به نیسی نو دا ټاؤټزم بیا نشی چلیدے جی، دا زمونږ صوبې له نقصان ورکوی۔ د دې خلاف مونږ چونکه دا پاس کړے دے، مونږ د دې حمایت کوؤ خو د دې خلاف به بیا مونږ اودریږو هم، ځکه چې مونږه خپله صوبه کښې ترقی غواړو، مونږ خپل افسران کوم چې په محنت باندې راغلی دی، افسران دی، مونږه د دوئ سکیورټي هم غواړو چې دوئ زمونږ صوبې د پاره ښه کار وکړی۔ دویمه خبره دا ده چې احتساب کمیشن سبا ما هم نیولے شی، بله ورځ نګهت بی بی هم نیولې شی ځکه چې هغه ډائریکټره ئے اونیوله او د هغې

غریبې څه ګناه نه وه نو نګهت بی بی به هم نیسی ځکه چې دا خو ډیرې خبرې کوی خو جناب سپیکر صاحب! تاسو سره خو دا اختیار شته، تاسو په دې کرسئ ناست یئ، کم از کم د خپلو اختیاراتو استعمال وکړئ او هغه غړے دې خپل سیټ ته خو ئے رااوبلئ، (تالیاں) ځکه چې هغه خو لا Innocent دے ، هغه لا Guilty شوے نه دے ، هغه باندې لا جرم ثابت شوے نه دے نو پکار ده چې هغه دلته راشی نو مونږ ته به هم پته ولګی چې آیا ، ځکه چې مونږ په ټی وی کښې ګورو نو وائی چې 'اختیارات کے ناجائز استعمال میں گرفتار کیا گیا' بل اړخ ته ګورو نو وائی چې څه مائینز ئے په دغه باندې ورکړی دی، په هغې کښې گرفتار کیا گیا، مونږ ته پته خو ولګی چې کم از کم په څه شی کښې ګرفتا شوے دے؟ نو زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم چې تاسو سره دا اختیارات شته، تاسو زمونږه دا معزز رکن چې کوم دے ، بل ځل یا سبا چې کوم دغه دے نو هغه تاسو دغه ته رااوغواړئ۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بہت زیادہ اہم گفتگو یہاں پر ہو رہی ہے، جناب سپیکر صاحب! دو تین لفظوں میں میں بات کرنا چاہونگی، وہ یہ کہ یہاں پر آپ کی وساطت سے ہم یہ بات کرنا چاہتے ہیں کہ ایک جو احتساب کمیشن ہے، باقاعدہ طور پر یہاں پر کبھی انہوں نے یہ تردید نہیں کی کہ ہم نے یہ نام کسی اخبار کو دیئے ہیں یا ہم نے کسی میڈیا پر دیئے ہیں، یا تو وہ باقاعدہ تردید کریں کہ یہ ہمارے آفس سے یہ نام نہیں دیئے گئے، آپ کی وساطت سے میں شاہ فرمان صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگی کہ انہوں نے یہی کہا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے یا احتساب کمیشن کی طرف سے کوئی بات آئی ہے، جناب سپیکر صاحب! یہاں پر جان بوجھ کر دو تین پارٹیوں کو وہ مہرہ بنایا جا رہا ہے اور ان کی پھر فیس بک پر ان کی تصویریں آ رہی ہیں، اس میں اے این پی ہے، اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کچھ نام ہیں اور بڑی بڑی ہیڈ لائینز تمام اخبارات میں اور میڈیا پر، تو یہ ایک کردار کشی جو کی جا رہی ہے، دو پارٹیوں کی، جو کہ پچھلے پانچ سال گورنمنٹ میں رہ چکی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں آپ اپنے اختیارات کا، ہم آپ سے پہلے بھی، ہم نے آپ کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں، آپ کی کرسی ہمارے لئے بہت زیادہ معتبر ہے، جناب سپیکر صاحب! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آج یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ یہاں پر دو کروڑ لوگوں کے جو نمائندے بیٹھے

ہوئے ہیں، ان کی طرف سے یا آپ کی طرف سے سوال اٹھ رہا ہے کہ آپ اپنے ہاؤس کے ایک ممبر کو جو کہ ابھی وہ بالکل، یعنی وہ پی ٹی آئی کا ہے، وہ میری پارٹی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، جے یو آئی (ف) سے تعلق نہیں رکھتا، قومی وطن پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا، اے این پی تعلق نہیں رکھتا، (ن) سے تعلق نہیں رکھتا لیکن وہ اس ہاؤس کا ایک ممبر ہے اور جب پہلے ممبر ہوتا ہے، اس کے بعد سپیکر، ڈپٹی سپیکر، منسٹر اور پھر چیف منسٹر ہوتا ہے، سب سے بنیادی فرق جو آپ نے بتایا کہ اس میں ممبر لکھا ہوا ہے تو سب سے پہلے وہ اس ہاؤس کا ممبر ہے اور اس کے بعد وہ پھر منسٹر ہے یا ڈپٹی سپیکر ہے یا سپیکر ہے یا چیف منسٹر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ میرے کولیگ ارباب اکبر حیات صاحب نے یہ بات کی کہ آپ کے پاس تو یہ اختیار ہے، ایک تو آپ احتساب کمیشن سے یہ پوچھیں کہ آپ کے ہاؤس سے آپ کے ہاؤس کے ایک ممبر کو آپ کی اجازت کے بغیر یا آپ کی Permission کے بغیر یا آپ کے نالج کے بغیر وہ کیسے لے کر گئے ہیں؟ اور پھر اس کے بعد اس کو یہاں پر بلانے کا اختیار بھی آپ کے پاس ہے کیونکہ سیشن چل رہا ہے۔ دوسری بات جو ارباب صاحب نے کی ہے، میں اس کی بھی حمایت کرونگی کہ ہمارے آفیسرز آج کل جس قدر ذہنی دباؤ میں ہیں، ہاں ان میں ہو سکتا ہے، دریا کی ساری مچھلیاں وہ صاف بھی نہیں ہوتی ہیں اور ساری مچھلیاں گندی بھی نہیں ہوتی ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، ہمارا صوبہ کام کے لحاظ سے بالکل رک گیا ہے، جس کے پاس جائیں وہ ٹال مٹول کی بات کرتا ہے، وہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ کل کو ہمیں بھی اٹھا کر کہیں بغیر کسی ثبوت کے اور بغیر کسی احتساب کے نہ لے جائیں، جناب سپیکر صاحب! اس سے ایک بات ہے کہ اس سے جو ان کے بچوں کو، ان کے گھر والوں کو اور ان کے لوگوں کو جس قسم کی ذہنی کوفت اور ذہنی پریشانی ہوتی ہے، ان کے رشتہ داروں کی باتیں، ان کے دوستوں کی باتیں، صوبے کی باتیں، چاہے وہ دودھ میں دھلا ہوا ہی کیوں نہ نکل آئے، وہاں احتساب سے، لیکن جناب سپیکر صاحب! 'ون مین شو' جو ہے، وہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس میں باقاعدہ طور پر سب سے پہلے Proofs اکھٹے کرنے چاہئیں، یہ تو نہیں ہے کہ جیسے ہمیں لے جائیں اور پھر اس کے بعد کہیں کہ جی آپ اپنے اوپر خود کرپشن ثابت کریں کیونکہ ہمارے پاس تو کچھ نہیں ہے، تو اس میں میں آپ سے درخواست کرونگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو لوگ معصوم ثابت ہو جاتے ہیں تو پھر ان لوگوں پر بھی سزا ہونی چاہیئے، جنہوں نے ان کو ناجائز طور پر پکڑا اور ان لوگوں کی عزت اچھالی اور ان لوگوں کو ذہنی اور ان کے گھر والوں کو ذہنی پریشانی دی تو ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہے کہ

آپ Custodian of the House ہیں، آپ اس کے پی کے صوبے کی بہت بڑی چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ اس میں مداخلت کریں اور آپ ہمیں ان تمام مسئلوں کے جواب دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب! بات کر لیں گے، اس کے بعد احمد بہادر صاحب بات کر لیں گے، پھر شیراز خان کر لیں گے تو میرے خیال میں یہ ایک ایشو ابھی تک، پھر آپ سب کو موقع، سب کو موقع دیتے ہیں۔ آج پورا دن ہم ایک ایشو پر، احتساب پر اور میں خود چاہونگا کہ اس حوالے سے میں Immediately دو تین دن کے اندر اندر ایک میٹنگ خود بھی بلا لونگا جس میں تمام پارلیمانی لیڈرز، گورنمنٹ کے نمائندے اور احتساب کمیشن کے نمائندے اور لیگل جو ایکسپرٹس ہیں، ایڈوکیٹ جنرل اور ایک دو سینیئر لائرز کو بھی بلا لیں گے تاکہ اس پر ایک پراپر ڈیبیٹ بھی کر لیں اور دیکھیں کہ جو ہیومن رائٹس ہیں، ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ جی منور خان صاحب، اس کے بعد۔ شاہ فرمان صاحب! نوٹ کر لیں پلیز، آپ جواب دے دینگے سب کو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب۔ میں بھی آپ سے یہی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ احتساب کمیشن میں لوگ ساری باتیں کر رہے ہیں اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ جو بندہ Arrest ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اسکی Release ہو جاتی ہے، Acquittal ہو جاتا ہے، پھر اس ڈیپارٹمنٹ کے، اس کے بندوں کے خلاف احتساب کی کوئی کارروائی نہیں ہوتی، میری Suggestion سر! یہ ہے As a legal opinion میں یہ دینا چاہتا ہوں تاکہ پھر گورنمنٹ پر اور احتساب کمیشن والوں پر، کسی پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ میرا ایک ہی پوائنٹ ہے، ایک ہی Suggestion ہے گورنمنٹ کو آپ کی وساطت سے کہ یہ Warrant of arrest جو ہے نا یہ کورٹ کا ہونا چاہیے کہ جب آپ کسی کے خلاف ریفرنس بھیجتے ہیں، احتساب کمیشن کے پاس یہ پاور نہیں ہونی چاہیئے۔ آپ اپنا ریفرنس احتساب کمیشن کو بھیجیں، وہی اس کی انکوائری کرے، وہ سب کچھ کرے، اگر وہ کیس ان کا بنتا ہے، تب ان کے خلاف کورٹ وارنٹ ایشو کرے۔ یہی میری ریکویسٹ ہے، یہی میری پرو پوزل ہے تاکہ کسی کے خلاف، نہ گورنمنٹ کے خلاف، نہ احتساب کمیشن کے خلاف کوئی انگلی اٹھا سکے، جو بھی ہو گا وہ عدالت کا ہو گا، عدالت اس کی Responsible ہو گی، جس کے خلاف وارنٹ ایشو کرتی ہے۔ یہی میری Suggestion ہے سر۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔ اس کے بعد شیراز خان، سب بات کر لیں گے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! یو خو ستاسو ډیر ښه تجویز راغلو او په دې باندې ډیر په سنجیدګئ باندې غور پکار دے څکه چې دا ایشو داسې ښکاری چې دا خبره ډیره الټه روانه ده او دې سره یقیناً بیسک هیومن رائټس متاثره کیږی، د خلقو Dignity د هغوی پګړیاں اچھالنا چې ورته وائی هغه خبره روانه ده نو د دې یو پراپر پروسیجر پکار دے او دې د پاره سپیشل میټنګ پکار دے۔ زه به جی تاسو ته مثال درکړم چې دلته په دې معزز ایوان کښې چیف منسټر صاحب پاڅی، منسټران پاڅی، هغوی وائی چې فلانے ډی آئی جی غل دے ، فلانے ډی ایس پی غل دے ، کمشنر غل دے ، بغیر د څه ثبوته فلانئ پارټئ والا غله دی، دا خبرې جی نه دی پکار څکه چې دا کوم قانون چې دے ، اسمبلئ پاس کړے دے ، دا قانون به بالکل بل طرف ته لاړ شی، د دې به ډیر نیګټیو اثرات وی نو د دې نیګټیو اثراتو نه د بچ کولو د پاره زه ستاسو په نوټس کښې دا خبره راولم چې نن په دې ایوان کښې زما مشر بخت بیدار خان باندې غلط الزام اولګیدو، نن د هغه کیس په عدالت کښې روان دے د هتک عزت، د هغه هغه دغه خو وشو کنه، د هغه هغه Dignity هغه خو متاثره شوه کنه، نو داسې خبرې دا سبا بیا راتلې شی۔ نن ضیاء اللہ آفریدی صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته خپلې خبرې کوه۔

جناب جعفر شاہ: هغه اووینئلې شو، ټھیک خبره ده، مطلب دا ډرامې که مونږ کوؤ نو احتساب کمیشن بیا د ډرامو شے نه دے۔ په دې باندې صحیح خبره او دې به واؤرئ جی، په دې باندې په سنجیدګئ سره غور پکار دے او بل دا جی، دا مشتاق غنی صاحب او مظفرسید صاحب د زما د سوالونو جوابونه راکړی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! آپ یکدم تمام ترپوائنٹس کر لیں گے پلیز، میں آپ کو فائنل وہ دے دونگا۔ احمد بہادر صاحب، اس کے بعد آپ۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسټر سپیکر۔ ډیره اهم خبره زمونږه ورور رااوچته کړې ده د ضیاءاللہ آفریدی باره کښې جی، جناب والا! د دې August House ممبر دے او د دې حکومت یو حصه وه او بغیر د څه اطلاع نه هغه ګرفتار کړے شو او هغه چې کوم الزامونه لګوی چې زه په څه وجه ګرفتار

شوے یم، هغه ځان له یو ډیر لوئے بحث دے۔ وړومبنئ خبره خو جناب والا، زما ګزارش دا دے تاسو ته چې مهربانی وکړئ که سبا اجلاس وی او که بله ورځ اجلاس وی، هغه اجلاس له رااوغواړئ، تاسو سره دا اختیار شته او د کومې پورې چې دا اجلاس چلیږی، هغې پورې باقاعدګئ سره د هغه په دې اجلاس کښې شرکت کوی، نمبر ایک۔ نمبر دو جناب والا، د ټولو پارلیمانی لیډرانو په موجودګئ کښې هغه کښینوئ او د هغه نه دې دا تپوس وکړے شی چې آیا دا څه وجه وه چې ته ګرفتار کړے شوې؟ بله اهم خبره چې کوم ډیره زیاته ده، هغه دا ده چې نن په اخبارونو کښې او په ټیلی ویژن باندې صرف د اے این پی خلاف یو میډیا ټرائل روان دے او د پیپلزپارټئ د یو څو ملګرو خلاف، جناب والا! زه صرف دا ګزارش کوم چې مونږ پینځه کاله حکومت کړے دے الحمدلله، زمونږه نه سیوا قربانئ د دې خاورې د پاره چا هم نه دی ورکړی، ولې اخر یوا ځې زمونږ ولې دومره سخت ټرائل کیږی، میډیا ټرائل مو کیږی، زمونږه خلاف د حکومت ممبران په ټی وی باندې راځی خبرې کوی، په په ټی وی باقاعده پټه چلیږی چې د عوامی نیشنل پارټئ فلانے فلانے مونږ ګرفتاروؤ، د هغه خلاف وارنټ ایشو شو، نن ئے ګرفتاروؤ، سبا ئے ګرفتاروؤ، جناب والا! زما ګزارش دا دے چې یو انکوائری د وشی، آیا د اے این پی خلاف ولې دا ټرائل کیږی؟ بل د اے این پی ممبرانو خلاف لا څه شته نه او وائی د دې کسانو نومونه مونږ په ای سی ایل کښې اچوؤ، ولې اخر وجه څه ده؟ بل زه یو بل ډیر اهم خبره تاسو ته کوم، د نن نه یو څو ورځې مخکښې د عبدالولی خان یونیورسټئ باندې چهاپه اووهلې شوه، د هغې نه ټول ریکارډ راوړلے شو، اخر ولې؟ صرف په دې وجه باندې چې د دې یونیورسټئ نوم عبدالولی خان یونیورسټی ده، نورې یونیورسټئ نشته، نورې ادارې نشته، دلته کښې کرپشن نه کیږی، بل ځائې کښې کرپشن نه کیږی؟ یقیناً کیږی، جناب والا۔

جناب سپیکر: دا چهاپه چا لګولې ده؟ کومې ادارې چهاپه لګولې ده؟

جناب احمد خان بهادر: مونږ ټول د کرپشن خلاف یو، د ټولو نه مخکښې چې کله کرپشن، تاسو چې کله ټرائل کوئ، وړومبنئ شروع د اے این پی نه وکړئ خو

زما گزارش دا دے چې میډیا ټرائل د نه کیږی او د خلقو بې عزتئ د نه کیږی، کوم نقصان چې وشی، هغه بیا دوباره نشی راتلے۔ تهینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *شیراز خان! شیراز خان جی!*

<u>جناب محمد شیراز:</u> شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! دغه کومه ایشو چې ده، دیکښې مین خلق، دا کوم ممبران چې دی، د دې ټولو په دې باندې اتفاق دے چې مونږ د احتساب خلاف نه یو خو د دې طریقه کار خلاف یو۔ جناب سپیکر! پرون ستا د پارټئ یو معزز ممبر د دغه خلاف آواز اوچت کړو نو ستاسو پارټئ د هغه رکنیت ختم کړو چې دے دغه خبره کوی او غلطه خبره کوی او نن ستاسو دې گورنمنټ کښې چې کوم منسټر وو چې د هغه په دې ټول گورنمنټ کښې د هغه د کارکردگئ تاسو ټولو تعریف کولو او هغه داسې حالاتو کښې او په داسې دغه کښې تاسو هغه اونیولو چې د دې ټول هاؤس لکه دا بې عزتی ده ځکه چې ته د هاؤس مشر ئې، ته کسټوډین ئې، د دې چې کوم طریقه کار وو نو هغه طریقه کار، ولې د دوئ گرفتاری شوې وه خو زه دې ځائې کښې یو بل وضاحت کول غواړم چې د دې نه مخکښې هم په دې هاؤس کښې ستاسو په دې گورنمنټ کښې څه کسان وو نو هغوی د کرپشن په حوالې سره لرې شوی وو، آیا هغوی پاک و صاف شو، آیا د هغوی احتساب شوے وو؟ دا اوس څنگه انصاف دے یا څنگه دغه دے چې یو ځائې کښې یو قانون دے او بل ځائې کښې بل قانون دے ، هغه دغه متل دے وائی "*جتھے بچہ نور جمال کھوتا کھر کا سب حلال*"

<u>جناب سپیکر:</u> *شکریہ جی، شکریہ۔ شاہ فرمان خان! اس کے بعد بابر صاحب! آپ کو دے دیں گے۔ شاہ فرمان خان!*

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ټائم درکوم تاسو ته، جی شاه فرمان خان!

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو ټولو له به ټائم درکوم، تاسو حوصله وکړئ۔ *آپ کو موقع دیں گے، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔*

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> *جناب سپیکر صاحب۔*

جناب سپیکر: ہاں، اچھا میڈم، میڈم، آپ بات کرلیں، میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ آپ نے یہ آج باقی ساری کارروائی کو موخر کر کے بحث۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: گورہ، دا یو خبرہ، دا هاؤس دے پلیز، دا ستا دغه نه دے، هاؤس دے، د هاؤس یو ډیکورم دے، د هاؤس یو ډیکورم دے، د هغې خیال ساته، د هاؤس د ډیکورم خیال ساته۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شیراز بھائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم! میڈم پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب! اگر تھوڑا سا ہاؤس 'ان آرڈر' ہو گا تو میں بولوں نا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ان کے پوائنٹس سن لیں نا سر، یہ کیا کہہ رہے ہیں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ہاوس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، آپ سب کو موقع دیا ہے، میڈم! آپ کو۔ اس طرح، آپ مجھے اس طرح ڈکٹیٹ نہ کریں پلیز، آپ مجھے اس طرح ڈکٹیٹ نہ کریں، مجھے آپ اس طرح ڈکٹیٹ نہ کریں، ہاں میڈم، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، بالکل۔

(شور)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: کیا کہہ رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ مجھے اس طرح ڈکٹیٹ نہ کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: میڈم! آپ بات کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شیراز بھائی! معافی چاہتی ہوں، آپ کا پوائنٹ ہو گیا ہے، اب ہمیں بولنے دیں، بہت شکریہ۔ بابک صاحب! اگر اجازت ہو تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم، میڈم پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر، شکریہ۔ آج چونکہ آپ نے باقی جو کارروائی، معمول کی کارروائی کو موخر کر کے اس پر بحث شروع کی ہے، اس لئے ہم نے اس بات پر Insist کیا ہے کہ شاہ فرمان صاحب آخر میں Sum up کریں، تمام جتنے بھی معزز ممبران ہیں، ان کا نقطہ نظر سن لیں، احتساب ایکٹ کے حوالے سے اگر یہ آج بحث ہے یا احتساب کمیشن کی کارروائی کے حوالے سے، وہ ہم نہیں جانتے لیکن جو نکات اٹھائے گئے ہیں، میں آپ کو بتاؤں کہ صوبے میں جس وقت 2013 میں حکومت آئی تو ہم کچھ عرصہ اس کے ساتھ تھے اور اسی دوران احتساب کمیشن کے حوالے سے یہ ایک بڑا جسے کہتے ہیں کہ مضبوط ارادہ سامنے آیا حکومت کا کہ ایک ایسا خود مختار کمیشن ہو جو بلا امتیاز اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کارروائی کرے، جس کے بھی خلاف اور جو بھی ایسے کسی بھی کرپشن میں ملوث پایا جائے، اس احتساب کمیشن میں اپوزیشن اور حکومت دونوں اطراف نے قانون کو بنانے میں اپنا Input دیا اور اس میں اپوزیشن کی تمام جماعتوں نے شرکت کی بشمول، اس وقت ہم حکومت میں تھے، لیکن اس کیلئے جناب! ایک عرصہ لگا اور پہلے لیجسلیٹیو کمیٹی بنی اس ہاوس کی، جس نے سرچ کمیٹی کا فیصلہ کیا، پھر وہ سرچ کمیٹی کے ممبران کا تقاضا پورا کرتے کرتے آپ کو یاد ہوگا کہ کئی ماہ لگے، پھر وہ سرچ کمیٹی جس وقت بنی، اس نے پھر احتساب کمیشن کی تشکیل شروع کی اور اس کیلئے بھی وہ کوشش کرتے رہے کہ ایسے افراد کو لایا جائے جن کا ماضی بے داغ ہو اور جن پر کسی قسم کی وہ نہ ہو، سب پر ان کا اتفاق ہو اور اس کافی عرصہ کی صورتحال کے بعد یہ چیز جو ہے، سرچ کمیٹی کے بعد احتساب کمیشن کی تشکیل ہوئی، اشتہارات دیئے گئے۔ افسوس یہ ہے کہ پہلا جھٹکا تب لگا جب انٹی کرپشن محکمہ جو کہ اس کا حصہ بنا دیا گیا تھا، شروع میں احتساب کمیشن کو اس سے علیحدہ کیا گیا۔ وفاقی حکومت اور جو آپ کی اور ہماری عدلیہ اس پر متصادم ہیں، اس قانون میں، وفاقی حکومت کے قانون کے تحت نہیں ہو سکتا تھا، لہذا وہ علیحدہ ہوا، پھر احتساب کمیشن کے حوالے سے جو ایکٹ سامنے، ترامیم سامنے کر کے اس پر کارروائی شروع کی، میں اپنے معزز ساتھیوں سے اس بات پر چاہونگی، بغیر اس کے کہ حقیقتاً یہ بالکل صحیح ہے کہ یہ نام نہیں آنے چاہئیں، اگر احتساب کمیشن کے پاس کسی کے متعلق کیس بنتا ہے تو وہ خاموشی سے اس کیس کے اوپر اپنی تیاری کر کے وہ تب سامنے لائے، پریس کے حوالے سے چاہے پچھلے دروازے سے ہی Leakage کیوں نہ ہو، یہ چیزیں، یہ قیاس آرائیاں نہیں آنی چاہئیں لیکن میں جب خود سوچتی ہوں تو شاید پچھلا دور حکومت پیپلز پارٹی اور اے این پی کا تھا اور یہ اس کے پاس جو مدت رکھی گئی ہے، اس قانون میں وہ دس سال، گزشتہ دس سالوں کی مدت سے یہ ہونا تھا،

2004 سے Onward period رکھا گیا ہے، اس کے جو دائرہ اختیار میں آتا ہے تو اس دوران جو حکومتیں یہاں پر تھیں، انہی کے افراد پر ہی ظاہر ہے یا ان کے ساتھ یا ان کے تحت کام کرنے والے سول سرونٹس یا محکمہ جات کا ہی نام آسکتا ہے، تو لہذا قیاس آرائیاں اس بنیاد پر ہوئیں جو کہ نہیں ہونی چاہئیں، ہم اس کو سپورٹ نہیں کرتے اور یہ چیز ایک تلوار کے مانند ہے، یہ میڈیا ٹرائل کے مانند ہے اور اس کو کسی طور پر، ہم اس Victimization کو سپورٹ نہیں کرتے۔ دوسرا جناب! اس میں حکومت کا کوئی، میں اس کے ساتھ اتفاق کرتی ہوں کہ Role نہیں ہے، احتساب کمیشن خود مختار ہے اور اسے ہونا بھی چاہیئے۔ اگر سپیکر صاحب! آپ کی بات جو آپ نے آج بتایا کہ آپ کے ایک وزیر کو گرفتار کیا گیا اور آپ کو کوئی Intimation نہیں دی گئی، یہ ایک افسوسناک امر ہے، آپ نے rule 64 کا حوالہ دیا، آپ rule 63 کا حوالہ دیکھیں، اس میں صاف واضح لکھا گیا ہے کہ اگر ایک ممبر کو گرفتار کیا جائے کسی بھی فوجداری جرم میں یا کسی بھی ایسے Offence میں یا اسے سزا دی جائے یا اسے قید دی جائے کسی کورٹ کے ذریعے یا کسی بھی ایگزیکٹیو آرڈر کے ذریعے تو اس کورٹ کو یا اس ایگزیکٹیو اتھارٹی کو، جو بھی کیس ہو، اس کو Immediately فی الفور وہ جو واقعہ ہے، وہ سپیکر کے نوٹس میں لانا چاہیئے۔ جیسا کہ اس رول کے سیکنڈ شیڈول میں ایک فارم دیا گیا ہے، اس کو Fill کرنے کیلئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بالکل۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ احتساب کمیشن آزاد ہے یا وہ Autonomous ہے، اس کے ساتھ اس کی Autonomy پر کوئی اثر نہیں ہے، یہ ایک ایکٹ کے تحت بنا ہے اور جو رولز ہیں، آپ کے، وہ بھی اس اسمبلی کے رولز ہیں جو اس ایکٹ کے اوپر ہے، جو اس ایکٹ کو بنانے والی ہے، تو اگر سپیکر، جو کہ کسٹوڈین ہیں اس ہاؤس کے، اگر ان کو ابھی تک Intimation نہیں دی گئی تو یہ میں آپ سے درخواست کرونگی کہ اپنے سیکریٹریٹ کو کہیں کہ وہ متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس فارم کی کاپی بھیجے اور اس سیکنڈ شیڈول کے رول کو بھیجے تاکہ آئندہ یہ چیز کبھی نہ دہرائی جائے، ہر محکمے کو اور ہر کورٹ کو اس بات کا علم ہونا بھی چاہیئے، لیکن نہیں ہے تو انہیں اطلاع کی جائے۔ اس کے ساتھ اس کی Autonomy پہ کوئی اثر نہیں ہے۔ پھر جناب سپیکر، آپ دیکھ لیں کہ جہاں تک محکموں کی بات ہے، آپ اگر ہاؤس میں بیٹھیں، سیشن میں ہو تو پھر سپیکر کی اجازت چاہیئے ہوتی ہے، اگر سیشن میں نہ ہو ہاؤس تو آپ کسی بھی فوجداری کے جرم میں آپ گرفتار کر سکتے ہیں کسی ممبر کو لیکن اس کیلئے اطلاع دینی ضروری

ہے، یہ کہنا کہ آپ کی اجازت کے بغیر، البتہ اگر ممبر یا اس کا پارلیمانی لیڈر درخواست کریں، ہاؤس کے دوران چاہیں تو وہ ایک بلا ضمانت کیس میں بھی گرفتار ہو، اس کو یہاں Produce کیا جا سکتا ہے، اس کے Production order، آپ کا یہ اختیار ہے کہ آپ جاری کر سکتے ہیں، بشرطیکہ کسی نے آپ کے سامنے یہ درخواست کی ہو کہ ہمیں یہاں Produce کیا جائے۔ تو وہ چیز ہمارے ممبران کو پتہ ہونا چاہیئے کہ Production order تب آپ ایشو کر سکتے ہیں، اس کو آپ اجلاس کے دوران بلا سکتے ہیں، اس ممبر کو خاص طور پہ اگر اس پر ابھی مکمل طور پر سزا نہیں سنائی گئی اور پھر میں یہ بھی بابک صاحب کو بہت انتہائی، میرے زبردست بھائی بھی ہیں اور ایک بہترین ہمارے ممبر ہیں اور عمر میں چھوٹے ہیں لیکن ان سے بہت سیکھتے ہیں اور بڑے وہ ہیں، میں ان کے ساتھ اتفاق نہیں کرتی کہ احتساب کمیشن حکومت کے گھر کی لونڈی ہے، قطعاً نہیں، اگر لونڈی ہوتی تو ایک Sitting Minister کو جو سب کیلئے باعث ندامت ہے، حکومت کیلئے، کابینہ کیلئے، اس کو بچانے کیلئے وہ اسے حکم صادر کر دیتا، انہوں نے نہیں کیا، یہ بات ان کے کریڈٹ میں جاتی ہے اور اس چیز کا ان کو Appreciate کرنا چاہیئے کہ اگر وہ واقعی احتساب کمیشن اس حکومت کے تابع ہوتا تو وہ انہیں حکم کرتے کہ بھئی کابینہ کے وزیر کو گرفتار مت کرو، یہ ہمارے لئے بھی باعث شرمندگی ہے لیکن کابینہ کا وزیر ہے اور اس کیلئے بدنامی تو ضرور ہو گی کہ ان کے وزیر، پی ٹی آئی تبدیلی کا نام تو اس لحاظ سے میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کیلئے حکومت جو ہے، اس کو کریڈٹ دینا چاہیئے اور اس کو شاباش دینا چاہیے کہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ایک Sitting Minister کو (تالیاں) کسی بھی کیس میں گرفتار کیا گیا ہو اور انہوں نے اس پہ ایکشن نہ لیا ہو۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں سقم ہے، اس قانون میں سقم ہے، اسی لئے جو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں، ان کی ضمانتیں عدالتوں نے کر دی ہیں، اس سقم کو پورا کرنے کیلئے صرف یہ ایوان حل کر سکتا ہے، کوئی ایگزیکٹیو اتھارٹی حل نہیں کر سکتی، اس قانون کو واپس لانا چاہیئے اور وہ سقم Plug کرنا چاہیئے اور ان کو پورا کرنا چاہیئے اور شاہ فرمان صاحب نے کہا کہ ہماری ایک میٹنگ ہو گئی ہے، دو میٹنگز اور رہتی ہیں، ہمیں نہیں پتہ اس میٹنگ کا، وہ ایگزیکٹیو کا اپنا کام ہے، وہ حکومت کا کام ہے، وہ اپنی میٹنگز کر رہے ہیں لیکن جس وقت اپوزیشن کے ساتھ وہ شیئر کرینگے کہ وہ کن امور پر، اگر لیڈر آف دی اپوزیشن کے نوٹس میں لائینگے، اگر قانون یہاں لائینگے تو ہم اس کے اندر اپنی ترامیم ضرور پیش کرینگے اور اس کو اس قانون کو دینگے، اگر وہ ہم سے صلاح مانگتے ہیں تو لیڈر آف دی

اپوزیشن سے رابطہ کریں کہ یہ ہمارے پاس قانون ہے، یہ مسائل ہیں، ان کے ساتھ شیئر کریں اور پھر ہم اس کے مطابق جو بھی صلاح ہو گی، وہ ہم اس میں اپنا Input دینگے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: میډم لا حکومت کښې شامله شوې نه ده او مدحې ئے اوس نه وائی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، بخت بیدار صاحب!

<u>جناب بخت بیدار</u>: جناب سپیکر صاحب، ډیره لویه مننه۔ دا نن چې په کوم ایشو باندې تاسو اجازت ورکړو، دا خو ډیر زیات، خاصکر زما ذات په دیکښې Involve دے نو زه ستا ډیر زیات مشکور یم چې دا Topic، مطلب دا دے چې نن زمونږه ممبران صاحبان په دې خبره وکړی خو اول زما بحثیت ممبر دا مطالبه ده چې ضیاءآفریدی د دې ایوان یو ممبر دے، ستاسو سره اختیار دے او سبا چې کم از کم هغه دلته کښې په دې اسمبلۍ کښې ناست وی نو هله به زمونږ د یو ایم پی اے وقار بحال پاتې شی۔ (تالیاں) دا تاسو زمونږه، شاه فرمان صاحب اووئیل چې مونږه انتقامی کارروائی نه کوؤ، زه وایم چې جاوید نسیم په څه وجه مطلب دے، هغه Condemn شو او د پارټۍ نه Suspend شو؟ د ګل صاحب خان ایم پی اے پلار اونیولے شو او بیا په سبا له آزاد شو او په ټولو ټی وی ګانو کښې او په میډیا باندې ګل صاحب خان ایم پی اے چلیدو، ګرفتار ئے پلار وو او بیا هغه په ضمانت هم آزاد شو، د دې مطلب دا دے چې هغه کښې څه نه وو ځکه په ضمانت آزاد شو۔ دغه شان لیاقت شباب زمونږه د پیپلز پارټۍ هغه ګرفتار شو او په سبا له مطلب دے پریښودے شو۔ دغه شان زه دوه کاله مخکښې ستاسو د پارټۍ مشر ماته غل وئیلی دی، زه تلے یم عدالت ته، دوه نیم کاله اوشو، دوه نیم کاله اوشو، عدالت کښې ماته چا ستاسو حکومت ثبوت پیش نه کړو چې یره تاته مونږ غل په کومه کهاته کښې وئیلی دی۔ زه روزانه خپل وکیلان په لکهونو روپۍ زما نه فیس ځی، تاریخ په تاریخ ځی، ماته تر اوسه پورې دا پته او نه لګیدله چې ماته ئے غل په څه کښې وئیلی دی۔ جناب سپیکر صاحب، زما د حلقې چې چا زه رالیږلے یم، شاید چې تاسو ته هم پته وی، دې ټول ایوان ته پته ده، هغه خلق چې زه ئے درې ځله ډسټرکټ کونسل ممبر جوړ کړے یم، 1993

کښې ئے ممبر جوړ کړے یم او اوس ئے ممبر جوړ کړے یم، دا اعزاز ان شاءاللہ ماته حاصل دے چې ما په الیکشن کښې یوه روپئ نه ده لګولې، خلقو ماله ووټ هم را کړے دے، نوټ ئے هم را کړے دے، هغه خلق مانه تپوس کوی چې ته غلا له مونږ لیږلے وې او که بفرض محال زمونږه نمائندګئ له مونږه لیږلے وې؟ دوه نیم کاله اوشو، ماته چا انصاف په لاس کښې رانکړو او نوم ئے د تحریک انصاف چلیږی۔ زه تاته سوال کوم، بحثیت ممبر ته زما مشر ئې، ته زما سپیکر ئې چې کم ازکم دا عدالت، دا عدالت خو د ماته اوښائی چې بهئ ما کوم ځائې کښې غلا کړې وه؟ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> عاطف خان!

(تالیاں)

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، یو خو ټول زما په خیال، ټول هاؤس په دې خبره Agree کوی چې د پاکستان په سیریس ترین مسئلو کښې یو مسئله کرپشن ده، ټول به Agree کوی، نور مخکښې ځو چې یره طریقه غلطه ده یا ټهیک ده یا څه ده؟ خو مطلب دے ډیره Important یو ایشو د هر حکومت د پاره ده، د عوامو د پاره ده، ډیر یو سیریس ایشو ده او زما په خیال چې په سیریس ترین مسئلو کښې یو مسئله ده۔ هغې د پاره یو قانون جوړ شو، دې اسمبلئ ته راغلو، د اپوزیشن د حکومت د ټولو پرې ډسکشن اوشو چې یره په څه طریقه باندې د احتساب دا قانون داسې جوړ شی چې په صحیح طریقه باندې دا مخکښې لاړ شی او چې کوم سړے د دې قوم پیسه وهی که هغه ممبر دے که حکومت کښې دے که اپوزیشن که دے که سرکاری افسر دے، هر څوک چې دے، چې هغه سره حساب کتاب اوشی، صرف واحد مقصد دا وو۔ ټولو په هغې باندې خپله خپله رائې ورکړه، یو طریقه کار جوړ شو، پینځه ممبران د حکومت نه پینځه ممبران د اپوزیشن نه، بیا Search او Scrutiny committee چې کومه جوړه شوه، هغوی بیا ممبران، بیا هغوی خپل یو مشر جوړ کړو، هغه طریقه کار روان وو خو دیکښې زه دې خبرې سره زما په خیال چې دا ټول ممبران به Agree کوی چې احتساب ضروری دے او خامخا پکار دے، ټول ممبران که هغه حکومت کښې دی او که هغه اپوزیشن کښې دی، هر څوک به دا

وائي چې احتساب پکار دے ځکه د دې نه بغير که کوم سړے غلطی کوی یا غلا کوی، غلطی کوی او هغه ته سزا نه ملاویږی نو دا ملک دا معاشره نه شی ټهیک کیدې، دا Impossible خبره ده، صرف په نصیحتونو باندې نه کیږی. ورسره ترلې خبره بیا د هغې طریقه کار دے، طریقه کار ټهیک دے یا غلط دے، په دې باندې خبره کول پکار دی، مخکښې چې کوم طریقه کار شوے وو، ټولو پرې بحث اوکړو، ډسکشن ئے اوکړو، د هغې په نتیجه کښې چې کوم یو قانون جوړ شی، کیدې شی چې په هغې کښې په سر کښې پرابلمز راځی، مسئلې راځی، مونږه پخپله نن دا دوئ چې شاه فرمان صاحب د کوم میټنګ ذکر اوکړو، زما په خیال چې شپږ منسټران وو، پکښې لاء منسټر وو، په هغې کښې دا ډسکشن اوشو، Starting د څه نه وو، Starting د دې نه وو چې ټهیک ده چې احتساب ډیر ضروری دے خو ورسره داسې کار نه دے پکار چې په هغې د عزتدارو خلقو بې عزتی اوشی، دا Starting point دا وو. اوس هغه دا خبره هم ضروری ده، عزت دار سړی ته یا بې ګناه سړی ته سزا نه ده پکار خو ورسره دا احتساب هم ضروری دے. اوس دې مینځ کښې د طریقه کار کوم ځائې کښې فرق دے، قانون کښې Flaw ده، څه صلاح مشوره مزید پکار ده، هغې ته تیار یو، مونږه نن دا میټنګ اوکړو او په هغې کښې دا خبره Decide شوه، Decide نه شوه، مطلب دا دے چې یو Consensus طرف ته روانه ده خو Next دوه میټنګز پکښې پاتې دی، که هغې کښې بیا حاجت وی، تاسو هم چې څه پکښې مناسب ګنړئ که څه ممبران پکښې Invite کوئ، چې هغوی هم خپله رائې ورکړی. په هغې کښې دا خبره وه چې په ټوله دنیا کښې په هر ځائې کښې یو سړے Arrest کول خو ضروری نه دی، که فرض کړه تاسو د هغه خلاف یو کیس دغه روانوئ، لکه اوس هم د یو پولیټکل پارټئ لیډر دے او د هغه خلاف په انګلینډ کښې کیس روان دے خو هغه ئے څه Arrest کړے نه دے، که فرض کړه هغه تاسو سره تعاون کوی، انکوائری بیل شے دے، Interrogation بیل شے دے، انکوائری که تاسو کوئ او یو حده پورې ځئ او په هغې کښې تاسو ته دومره Bases ملاویږی چې د هغې د پاره Arrest ضروری شو یا In case هغه دومره تاسو سره Cooperation نه کوی، هر څوک Accused چې دے، هغه تاسو سره Cooperation نه کوی، بیا ټهیک ده، هغې

کښې مونږه دا Suggest کړو چې يره Specific time د ورکړے شی۔ که Accused دے او هغه تعاون کوی، بيا څه حاجت دے چې هغه Arrest کوئ، تاسو لګيا يئ خپله انکوائری کوئ، Interrogation کوئ، څه کيس چې مخکښې چلوئ، هغه چلوئ، يو په هغه دغه کښې Suggestion راغلے دے ، د دې نه علاوه دا خو ګوره يو دغه خبره ده، زمونږه بطور پارټئ هيچا سره دا څه دغه نشته چې يره خامخا د يو سړے اونيولے شی، که يو سړے اونيولے شو او د هغه خلاف Enough evidence نشته، په هغې باندې که د حکومت پکښې ګناه شته يا نشته خو حکومت پرې بدنام شی، فلانے سړے ئے اونيولو، څنګه چې دلته هم ذکر اوشو چې فلانے اونيولے شو او هغه راوتلو او فلانے اونيولے شو، هغه راوتلو او ورسره دويمه خبره دا ده چې د هغه سړی نه هم هغه، هغه ذهن ئے هغه خبره هېو ختمه شی، زه يره زيات نه زيات به ئے نيولم، اوئے نيولم او اوس بيا بهر راغلم، هغه خبره هېو ختمه شی، نو ديکښې دا خبره ډيره زياته ضروری ده چې مونږه، دا چې کوم ملګرو سره داسې Suggestions شته چې هغې سره دا سسټم ټهيک کول پکار دی، ګوره که د چا خلاف څه کيس راځی، هغه خو به خامخا دا وائی چې يره دا ذاتی دغه باندې دے خو مطلب که زيات خلق په دې باندېAgree وی او Collective wisdom په هغې کښې استعمال شی چې يره په دې طريقه باندې دا خلق د بې عزتئ نه هم بچ کيدې شی او احتساب هم کيدې شی نو زما په خيال بحثيت حکومت تاسو به هغه کميټی جوړه کړئ، تاسو د هغې Suggestion دغه کړئ چې دغه باندې خو دواړه ضروری دی، احتساب هم ضروری دے ، ورسره خلق د بې عزتئ نه، بې ګناه خلق د بې عزتئ نه بچ کول هم ضروری دی، نو ديکښې تاسو اوګورئ چې څه طريقه تاسوته ټهيک ښکاری، مونږه پرې نن هم يو ميټنګ کړے دے ، دوه درې ميټنګز به پرې نور هم اوشی، اصل خبره دغه ضروری ده، نور د چا خلاف که دا د چا ذهن کښې وی چې يره يا څوک د قصده Political victimization دے يا څه دے يا څه دے ، د هغې خو زما په خيال چې دغه Evidence کافی دے چې مونږه به ولې که دا د حکومت په لاس کښې وو يا د چيف منسټر څنګه چې وائی چې يره دا د چيف منسټر د پرويز خټک احتساب کميشن دے ، هغه ورته وائی چې يره دا اونيسه او دا پريږده نو

ولې به ئے یو منسټر نیولو، د حکومت د پاره خو دا ډیره یو عجیبه خبره ده، اوس که هغه ثابتیږی چې ده څه کړی دی نو دا هم د حکومت د پاره بده خبره ده، که هغه ثابتیږی چې هغه نه دی کړی نو دا هم د حکومت د پاره بده خبره ده، نو ولې به حکومت داسې یو کار کوی چې ځان په دغه کښې په یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان! یو ټپوس مو کولو، پلیز بابک صاحب! ما وئیل چې تاسو دا کومه کمیټی جوړه کړې ده، یا خو تاسو داسې اوکړئ چې دې کمیټئ ته تاسو څومره چې د اپوزیشن زمونږه لیډرز دی، دا ورته رااغواړئ، لیګل ایکسپرټس رااوغواړئ او تاسو خپله هغه چیئر کړئ، مطلب دے چې دیکښې کوم Concerns دی د چا، چې هغه Properly address شی، دې باره کښې تاسو۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه، هغه تاسو دغه اوکړئ چې څنګه تاسو وایئ هغه شان به اوکړو، مطلب دے چې یو ټهیک طریقې طرف ته لاړ شی، بل که فرض کړه دغه وی چې یره، یا دا څیزونه Mix up کول نه دی پکار، دا دلته زمونږه ممبر صاحب خبره اوکړه چې یره دا ولی خان یونیورسټئ باندې چهاپه اووهلې شوه او دے وائی چې یره د هغې نوم عبدالولی خان یونیورسټی ده نو هغه په هغې باندې نیب چهاپه وهلې ده، په هغې باندې چهاپه صوبائی احتساب نه ده وهلې نو دومره مطلب څیزونه Mix up کول نه دی پکار، که فرض کړه اوس هغوی سره د نواز شریف دوئ څه زیاتے وی او تاسو دا وایئ چې یره د هغوی نیب، نیب خو د صوبائی حکومت Under نه دے کنه، هغه خو پرې هغوی دغه کړے دے، زما په خیال څیزونه Mix up کول نه دی پکار، چې کوم شے یو Evidence وی او یو دغه وی نو د هغې مطابق کول پکار دی او هسې چې بالکل دغه ته تیار یو چې څه تاسو وایئ چې په هغې باندې دا سسټم ټهیک کیدې شی، ځکه که د سسټم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! تاسو لږ دې باندې مونږ ته دغه راکړئ چې په دې باندې دوئ دغه اوکړی۔ سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ دا خو ډیره زیاته ښه وه چې شاه فرمان صاحب هم ډیره ښه خبره اوکړه اوستاسو هم ډیره زیاته شکریه ادا کوم چې تاسو

د میټنګ د پاره رولنګ ورکړو۔ سپیکر صاحب! بالکل زما یقین دا دے چې اعتراض هم په دې خبره باندې دے چې مونږه غواړو دا چې Solo flight دې نه وی، اوس دا ډیره زیاته عجیبه خبره ماته بیا محسوسه شوه، په دې هاؤس کښې د ډسکشن نه پس چې دا قانون هم مونږه جوړ کړے دے، چې چا قانون جوړ کړے دے، که زه دا اووایم چې دا قانون په داسې انداز باندې جوړ شوے دے، په داسې رفتار باندې جوړ شوے دے، په داسې طریقه کار جوړ شوے دے چې بس بلډوزر وو، ورغلے دے پرې۔ زما یقین دا دے که تاسو ته یاد شی، ما په هغه وخت کښې هم په دې فلور باندې دا خبره کړې وه چې دا ډرافټ چې دے د Bill، پکار دا ده چې دا زمونږ پارلیمانی لیډرز چې دی، په هغې باندې ډیر Thread bare discussion اوکړی یوه، دویمه دا چې دا مونږ میډیا ته اوپن کړو، دا مونږ سول سوسائټۍ ته اوپن کړو او د دې Nitty-gritty ټول رااوباسو، ټول رااوباسو او د هغې نه پس چې کله دا تیار شی چې په دې ټول هاؤس کښې یو Consensuses داسې Develop شوے وی چې ټول هغه Bill ته تقویت ورکړی، هغوی ئے ملګرتیا کوی، نن به دا کیفیت نه وو چې کوم دلته کښې دے۔ نن تاسو شاه فرمان صاحب خبره کوی چې مونږ درې میټنګونه کړی دی، که زه نن دا تپوس اوکړم چې یا دوه میټنګونه ئے کړی دی یا ئے یو مینټنګ کړے دے؟ آیا دا Bill چې حکومت جوړوی، دا د حکومت د پاره جوړوی که دا د دې صوبې د پاره جوړوی؟ دا Bill چې دوئ پاس کوی، دا به د دې هاؤس نه پاس کوی نو چې دا دوئ د دې هاؤس نه پاس کوی، نن ستاسو شکریه ادا کوم چې تاسو Ruling ورکړو، پکار دا دی چې په راروان میټنګ کښې دې ټول پارلیمنټری لیډرز ناست وی او په دې باندې د ډسکشن اوکړی نو زه شکریه د حکومت هم ادا کوم، پکار دا ده چې دا Bill بالکل مونږ تاسو سره، یو ګوره په دې وطن کښې دا د قوم او د وطن مال، پیسه چې ده، دا د دې وطن د بچو ده، هیچاته دا حق نشته، دا که په پارلیمان کښې دی، دا که په دفتر کښې ناست دی، هیچاته دا حق نشته خو د هغې سره سره دا حق هیچاته نشته او زه دلته Political statement ورکول نه غواړم خو د عمران خان صاحب دا یوه خبره چې په سټیج اودریږی، دا هم غل دے، دا هم غل دے، دا هم غل دے، هغه هغه Penetration چې دے، هغه

لاندې هم رااورسوی، منسټرانو ته ممبرانو ته زه دا ریکویسټ کوم چې دا دا طریقه کار ښه نه دے، دا دا طریقه کار ښه نه دے، ګوره په دې څیزونو به Compromise نه کوؤ، راځئ ټول په دې ایوان کښې دا وعده کوؤ چې د دې وطن په اثاثو، د دې وطن په مال په هر څیز باندې به بالکل Compromise نه کوؤ خو د یو بل به تذلیل نه کوؤ، تنقید به ضرور کوؤ، د اصلاح د پاره، دلته څنګه چې مولانا صاحب خبره اوکړه، یو داسې سسټم روان دے چې تنقید کم دے او تذلیل سیوا دے، د اصلاح خو پکښې هډو، د اصلاح خو پکښې یوه خبره هم نشته.....

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! دا تاسو چې کومه خبره اوکړه، تاسو سټاپ لږ پلیز، زه دیکښې په مینځ کښې خبره کوم۔ دا Basically دې وخت کښې د ټولې صوبې نمائندګی ده، دلته څوک چې د هر میډیټ سره راغلی دی، هغه میډیټ خلقو ورته ورکړے دے، دا ټول د عوامو نمائندګان دی، که څوک د هر پارټۍ سره تعلق ساتی، هر دغه سره تعلق ساتی، دلته چې څومره ډسکشن کیږی هغه ډسکشن ډیر Balanced, up to the mark او د ایشو مطابق پکار دے، لکه اوس تاسو چې کوم اوکړو، اکبر! څه دی، اکبر حیات۔

جناب سردار حسین: زه به ریکویسټ کوم، تاسو شیراز خان خبره کوله سپیکر صاحب، دا هم ډیر په معذرت سره.....

جناب سپیکر: لږ ته ما پلیز، زما خبره واؤرئ کنه جی۔

جناب سردار حسین: تاسو جی زمونږ کسټوډین یئ، زه معذرت غواړم.....

جناب سپیکر: لږ زما، زما لږه خبره واؤرئ۔

جناب سردار حسین: دلته به تاسو هم دا احتیاط کوئ.....

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: چې کومې خبرې ستاسو د مرضئ یعنی د حکومت د مرضئ مطابق وی، تاسو خو هغې له اجازت ورکوئ، اوس شیراز خان لګیا وو او ستاسو دا ډیره نامناسبه خبره ده، مونږ سره صرف دا حق دے، باقی وسائل تاسو سره دی، حکومت سره دی، دلته خو مونږ ته صرف که دا یو حق حاصل دے، هغه

دا دے چې مونږه Point raise کړو، په هغې باندې ډسکشن اوکړو او هغه هم چې تاسو مونږ له نه راکوئ، زما یقین دا دے چې دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! زه یو منټ۔

جناب سردار حسین: زه د شیراز خان په خبره باندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نا نا، زه یو خبره، یو عرض کوم، ګوره یو خو ډسکشن د ټول Open discussion کوی، Welcome, every time welcome، دا فورم د دې د پاره دے چې دیکښې کهلاؤ ډسکشن اوشی، که یو کس ما سره اختلاف کوی، هغه ته حق شته، که یو کس د حکومت په یو دغه باندې تنقید کوی، هغه ته حق شته، که حکومت یو پوائنټ مطلب دا د دغه یو Proper debate د پاره خو یو دغه۔۔۔۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ته پلیز، ته یو منټ۔ دغه چې دے کنه، د دې اسمبلئ یو ډیکورم هم دے، که د هغې ډیکورم مونږه خیال نه ساتو نو بیا مثال په طور هر یو کار چې کوؤ According to procedure او دغه به کوؤ۔ زه مولانا صاحب! تاسو نه یو دیکښې Comments اخلم چې دیکښې مونږ خو ډسکشن ډیر کافی حده پورې اوکړو او د ګورنمنټ هم یو Consent راغلو چې یره مونږه دې باندې یو Joint meeting کول غواړو، هغه ډیر بهتر دے او زما په خیال باندې د دې ډیر زیات ضرورت دے چې کوم ځائې Lacunas، چې هغه Lacunas اوځی ځکه چې د چا خلاف هم دے نو Victimization نه دے پکار چې چاته هم او د هر چا Human rights هم دی، دا صرف نه ده چې ګنی یو کس Victimize شی، د هغه Human rights هم دی نو چې د Human rights او د دې په مینځ کښې یو Balance وی، نو تاسو پرې Comments اوکړئ پلیز۔ بیا به تاسو بابر صاحب نه پس خبره اوکړئ، اوکے۔ جی جی، مولانا صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بڑی اچھی سپیکر صاحب! آپ نے بات کی ہے اور ہم یہی چاہتے تھے کہ ہم اس چیز کو سنجیدگی کی طرف لے جائیں۔ اصل میں احتساب کمیشن کے حوالے سے جب یہ بن رہا تھا تو ہماری میٹنگز جو سیلکٹ کمیٹی تھی اور میٹنگز ہماری ہوئی ہیں، ان میٹنگز میں بھی ہم نشاندہی کرتے رہے اور بد قسمتی سے پھر بہت ساری ایک میٹنگز ہوئی ہیں جس میں ہم اس میٹنگ میں نہیں بیٹھ

سکے اور وہ بغیر ہمارے Consult لئے وہ Decisions ہو گئے اور پھر اسمبلی میں بھی جلدی میں پاس کیا گیا اور اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ جلدی میں ہوا ہے، تو یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اس کیلئے بیٹھ کر بات کریں، اگر اس میں کوئی ترامیم ضروری ہیں، اس میں وہ ہونی چاہئیں تاکہ یہ بات نہ ہو کہ نہ تو بنیادی حق کسی کا سلب ہو اور نہ ہی اس کی کوئی بے عزتی ہو، نہ کردار کشی ہو، نہ میڈیا ٹرائل ہو، بلکہ جو Facts ہیں اور اگر تفتیش ہوتی ہے اور وہ کوئی چیز ثابت ہوتی اور اس کے بعد اگر کوئی گرفتاری سامنے آتی ہے تو پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن دیکھنا یہ چاہئے کہ ہمیں یہ یہ مسئلہ سنجیدگی سے لینا چاہیئے، کسی کی بھی کردار کشی انسانیت کے حوالے سے بھی نہیں ہونی چاہیئے، اس کا بنیادی حق ہے، ہم نے نظام چلانا ہے اور نظام کیلئے ہی ہم نے قانون بنانے ہیں اور نظام چلانے کیلئے ہی قانون کو استعمال کرنا چاہیئے، کسی انسان کی ذاتی مخالفت یا اس کا فائدہ اٹھانا اس حوالے سے استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔ تو اس کیلئے بیٹھنا چاہیئے اور ہم بیٹھنے کو تیار ہیں، یہ ہمارا صوبہ ہے اور ہمارے لوگ ہیں، ہمارے آفیسرز ہیں، ہمارے ہی ادارے ہیں، تو ہم ضرور اس میں تعاون کریں گے اور بیٹھیں گے آپس میں۔

جناب سپیکر: بابر سلیم، پلیز۔

جناب بابر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ دلته کښې خبرې کیږی د احتساب کمیشن ایکټ، دا ایکټ څه وخت مخکښې هم د دې اسمبلئ نه پاس شوے دے، د دې د پاره پاس شوے دے چې دلته کښې زمونږ دې صوبه کښې د کرپشن خبرې دی، په پوره ملک کښې کیږی خو زمونږ په دې صوبه کښې، نو د هغې د پاره چې د دې روک تهام اوشی، د دې د وجې دې عوامو ته عام هغه غریبانانو خلقو ته چې ټاټکې چلوی، مزدوری کوی، د هغه خلقو-----

جناب سپیکر: د بانګ د پاره یو دوه منټه دغه اوکړئ۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی، بابر صاحب۔

جناب بابر خان: نو دا یکټ د دې د پاره پاس شوے وو چې د دې نه زمونږ دې صوبې ته فائدې اورسی۔ یو څو ورځې مخکښې زمونږ یو ورور یو مشر زما خو ورسره خپل ذاتی هم ډیر ښه تعلق وو، ضیاء الله آفریدی، هغه چې کوم دے یکدم یو Breaking news راغلو چې احتساب کمیشن والا هغه ګرفتار کړو، په هغه دا

الزامات اولګيدل، دا سحر له چې مونږ ګورو، اخبارونه ميډيا هغې کښې دا خبرې راغلې وې چې په هغه کوم الزامات لګيدلی وو چې As a minister هغه د اختياراتو ناجائزه استعمال کړے دے۔ بله دا خبره وه چې غلط ټرانسفرز/ پوسټنګز ئے کړی دی، بله دا خبره وه چې غلط اپوائنټمنټس ئے کړی دی نو منسټران که تاسو اووينئ خاصکر دې ګورنمنټ کښې نو دغه د کلاس فورو دا واړې واړې بهرتئ کوی او هغه چاله کوی، يو ايم پی اے ورته راشی، کښينی ورته، د خپلې حلقې يو عاجز سړے، يو ووټر د هغه د پاره سوال منت اوکړی، هغه ورله وکړی او هغه اپوائنټمنټ اوکړی، ټرانسفر/پوسټنګ، دا چې کوم الزامات په ضياءالله آفريدی لګيدلی دی او په هغې کښې دا ورکړې شوی دی، لا کليئر پيکچر اوس هم نشته چې څه شوی دی، آيا پيسې پکښې څومره دی چې د پيسو خبره شته او که نشته، دغه شان پوسټنګز/ ټرانسفرز او اپوائنټمنټ، دې له چې کوم دے نو ډير زيات زور ورکوی او د اختياراتو ناجائزه استعمال، نو زه کم از کم په دې فلور آف دی هاؤس دا وئيل غواړم که دا دريواړه خبرې، دا الزامات په هغه لګيدلی وی نو زما په خيال چې دا خو د بره ليول نه واخله تر زمونږ ايم پی ايز ليول او زمونږ د ايم پی ايز ليول نه واخله تر لاندې ليوله پورې دا ټول خلق دا اختيارات استعمالوی، په څه نا څه طريقه ئے کوی، غلط کار لږ کول يا زيات کول، کرپشن چې کوم دے، د يو لاکھ روپو کول او د يو کروړ روپو کول، دا يو برابر دی نو دا هغه الزامات دی چې زمونږ په هغه ورور په هغه Colleague باندې لګيدلی دی او هغه ئے ورد ننه کړے دے۔ که هر کله څه هم فيصله راغله چې څنګه دلته کښې ټول ايم پی ايز صاحبانو اووئيل چې هغه دې دلته کښې راوستلے شی، مونږ ټول دا ډيمانډ کوؤ، As حکومتی بنچز باندې زه دلته کښې ايم پی اے ناست يم، دا ډيمانډ کوؤ چې هغه دې راوستلے شی، هغه سره دې هم څه خبرې اوکړی، څه خپله صفائی دې اوکړی، نو دا ټولې مسئلې دی۔ د دې نه علاوه که چرې غلط ټرانسفر غلط اپوائنټمنټس، دا چې کوم جرم دے يا اپوائنټمنټ کول ظلم دے نو يو څو ورځې مخکښې په دو تاريخ باندې، دا خبره ګورې خامخا واؤرئ، کټ کوئ ئے مه، ځکه چې زما د حلقې د علاقې هم مسئله ده، دو تاريخ باندې ماته يو ټيليفون راغلو چې په ګجو خان ميډيکل کالج

کښې چې زما حلقه PK 31 کښې دے او شاه منصور یونین کونسل دے، چې دوه نیم سوه کناله زمکه هغه خلقو ورکړې ده، زما د حلقې خلقو ورکړې ده، هغلته کښې د کلاس فورو بهرتئ شروع ده، پرنسپله چې کومه ده، هغه د کلاس فور بهرتئ کوی، زه لاړم هغلته کښې او اومې کتل ځکه چې دا زما د عوامو حق وو، زه خبر نه ووم، ماته څه پته نشته، نه زمونږ هیلتھ منسټر نه بل چا څه داسې دغه کړے وو چې آیا ته د دې حلقې ایم پی اے ئې، د ډیډک چیئرمین ئې نو ستا پکښې هم څه حق کیدے شی، څه حصه کیدې شی، چې 80/85 کلاس فور بهرتی کیږی نو ستا د حلقې خو زیات حق دے، ستا حلقه کښې دے خو داسې هیڅ څه خبره نه وه، هغلته کښې زه لاړم، هغلته کښې نه ما یو فائل د هغه ټیبل نه راوړے دے، دا اوګورئ په دې باندې لیکلی دی، عوامی جمهوری اتحاد شهرام خان زمونږ د هیلتھ منسټر نوم به ئے نه اخلم، هغه دا فائل رالیږلے دے او د ننه پکښې اوګورئ یو پکښې چې کوم دے بلند خان، (تالیاں) دا خبره واؤرئ، خبره واؤرئ بیا به ګورې مائیک بندیږی، بلند خان، C/o بلند خان پکښې اپوائنټمنټ کیږی، اسرائیل شاه باچا پکښې کیږی، هغه به تاسو پیژنئ، بلند خان خود شهرام خان تره کیږی، دا اوګورئ هغه ټول ځیزونه دی، ما پروف چې دا ټول ریکارډ مو ترې رااوړے دے او بیا پکښې لیکی، C/O Zahid Nazim، نو زه حیران دا یم چې زمونږ سی ایم صاحب په ړومبنئ ورځ چې سی ایم شو نو په دغه ځائې ولاړ وو او دا خبره ئے اوکړه چې کومه حلقه کښې کوم کلاس فور پوسټ راځی، هغه به د ایم پی اے په Recommendation کوؤ، هغه مونږه ایم پی اے ګان نور څه کولې شو، مونږ خو منسټران نه یو چې د صوابئ نه به زه سړے راواخلم او پشاور کښې به ئے بهرتی کړم، مردان کښې به ئے بهرتی کړم خو دغه زما حلقې کښې به یو څو پوسټه راځی او هغې کښې به هم زه چې کوم دے بیا خپل منسټر سره یا به ئے منت کوم یا به جنګ کوم چې څنګه ضیاء الله آفریدی ته مو یو ریکویسټ کړے وو، یو کلاس فور ئے راله بهرتی کړے دے، نور خو دوئ مونږ له څه کولې نشی او نه په دې دنیا کښې دا خلق مونږه جنت ته بوتلے شو، جنت خو ورله نشو ورکولے خو دوئ مونږ له ووټ راکړی، مونږه دې مقام ته رااورسوی او مونږ به ورله دغه علاقو کښې منډې وهو، چرته یو څو کلاس فور پوسټ به راځی، په

هغې کښې به ئے بهرتی کوؤ، Oblige کوؤ به ئے نو هغوی به زمونږ نه خوشحالیږی، نو زه حیران دا یم چې د انصاف حکومت دے ، احتساب کمیشن ایکټ هم شته نو زه جرنیل صاحب ته وئیل غواړم که ضیاءاللّٰه آفریدی غلط کارونه کړی دی نو زمونږ هیلتھ منسټر هم ډیر زیات غلط کارونه کړی دی، هغه ټرانسفرز/ پوسټنگز ریکارډ ئے راواخله، (تالیاں) د کلاس فورو دا بهرتئ خو درته زه کوم، ډی ایچ او چې کوم دے ، زمونږ ډسټرکټ هیلتھ آفیسر هغه بیا په بله ورځ انټرویو کوله، زه هغلته کښې تلے یم، هغه انټرویو مو ترې کینسل کړې ده او دا زه دلته کښې دې ټولې دنیا ته، میډیا ده، دا به دنیا وینی، د خپلې حلقې خلقو د پاره خپل سر هم ماتولے شم او د بل سر هم ماتولے شم او تاسو ته هم دا ریکویسټ کوم چې پرنسپل گجو خان میډیکل کالج ته د دې ځائې نه دا اووایئ او هغلته کښې ټولو ته اووایئ چې یا خو به راځی په ټیبل به کښینی، د هر چا حق د اومنی، دا ټول حق زمونږ د هیلتھ منسټر نه دے چې هغه دې ریسرچ سنټر کښې چې کله د ایگریکلچر منسټر وو نو زما په حلقې کښې ایگریکلچر ریسرچ سنټر راغلو، 21 پوسټه وو پکښې، ما ترې په زوره او په جهگړه ځلور بهرتی کړل او ستره هغه بهرتی کړل، نو آیا دا نصاف دے ؟ د دې نه علاوه اوس بیا پوسټونه دی، په ډی ایچ کیو کښې پوسټونه دی، ډی ایچ کیو زما په حلقه کښې دے ، بی ایم سی زما په حلقه کښې دے-----

جناب سپیکر: بابر لږ Topic ته پلیز، راشه۔

جناب بابر خان: خو یو منټ، بس اخرنئ یو منټ سر!-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بابر خان: څه وایم، نو دا زیاتے ، دا ظلم، دا گورې د انصاف په حکومت کښې شروع دے ، زه خپل سی ایم ته هم دا وئیل غواړم، تاسو ته هم دا وایم او عمران خان ته به هم وایم، ماته دا پته لگیدلې ده چې زمونږه د عمران خان صاحب کور والا هغه هم صوابئ ته راغلې ده نو دا دلته کښې وئیل غواړم چې هسې هم مونږه د دهرنې چل د عمران نه زده کړے دے او زه پکښې هسې ښه تجربه کار شوے یم، په صوابئ کښې به ورته دهرنه کوم او دا هم اخره کښې

وئیل غواړم که د دې پوسټونو او د دې ظلم زیاتو د وجې په ضلع صوابئ کښې د لاء اینډ آرډر مسئله جوړه شوه، ما د ډی سی په نوټس کښې راوستې ده، ټولو ته مو وئیلی دی که نور څه مسئله راغله او که دې ته خبره اورسیده چې وینه پکښې توې شوه نو د هغې ذمه دار به زمونږ هیلتھ منسټر وی او زمونږ حکومت به وی بیا به زه ګناه ګار نه یم۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شاه فرمان خان، شاه فرمان خان! د دې نه پس به تاسو۔ جاوید نسیم! جاوید نسیم!

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید نسیم!

<u>جناب جاوید نسیم:</u> مهربانی سپیکر صاحب۔ زه د دې ټول هال چې کوم دے، د دې معزز اراکینو هم مشکور یم، اصل مسئله دا نه ده کومه چې ده بیان کړې ده، بابر صاحب، دا مسئله ټولو سره ده خو زه درته یو خبره کوم، غل ته به غل وایو ساز ته به ساز وایو او دا د ټول جمع اوساتی، د پاکستان ټول Politicians، بچ کیدل د چا هم نشته دے او بنه ټهیک ټهاک احتساب راروان دے، چا چې غلا کړې ده، چا چې غلا کړې ده، هغه به ان شاءالله کیفر کردار ته رسوؤ۔ یو خو دا Terrorism یواځې، دا خو نه ده جی، دا معاشی ټیررازم چې کوم دے، دا د هغې جړه ده، دلته حق تلفی کیږی، که کرپشن باندې چا قابو اونکړو او دا زه ریکویسټ هم کوم، د فوج مورال ډیر لړه شوے وو، د مشرف د وجې او څه د پرویز کیانی، اوس به ان شاءالله که خیر وی، زما د فوج مورال به بنه کیږی خو په دې شرط جی، اوس به احتساب کیږی، Across the board به کیږی، که اوس زما جنرل شاته شو، نه به ئے فوج وی او نه به ئے پاکستان وی، دا احتساب به کوی، دا اتهاره هزار کیسونه چې کوم دی، دا به راغواړی دې نیب ته جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه، شکریه جی۔

<u>جناب جاوید نسیم:</u> او بله خبره کوم جی، یو منټ، بل دوئ وائی چې ضیاءالله آفریدی راولئ، ضیاءالله آفریدی راولئ، د دې نه د احتساب چیئرمین د هغوی دا Statement راغلے وو چې ما هغې نه مخکښې انکوائری کړې وه، بیا مو پرې

لاس اچولے دے ، دا هم تاسو ذهن کښې واچوئ، دا خبره د هغوی Statement راغلے وو چې د دې سړی خلاف مونږه انکوائری کړې وه، بیا مو ورته لاس واچولو، مونږ د پولیس غوندې کار نه کوؤ چې پهلا ئے اونیسو بیا ورپسې انکوائری کوؤ، کوم هم چې غل دے ، هغه دې پخپله ځان سرینډر کړی او میډیا باندې د اوښائی او خپلې اثاثې دې Show کړی ګنی د چا بچ کیډل هم نشته۔ که څوک پلازه جوړوی، د هغې Justification به کوی چې دا پلازه کوم ځائې نه ئے جوړه کړې ده؟ او چا چې کوم ځائې کښې دبئ کښې، استریلیا کښې خلقو ځایونه جوړ کړی دی، پیسې د پاکستان دی، نو مهربانی د اوکړی۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔

جناب جاوید نسیم: ټول دې قوم ته وایم۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب جاوید نسیم: دې احتساب د پاره رااوځئ، د کرپشن خلاف رااوځئ۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی، جاوید نسیم خان! تهینک یو جی۔ شاه فرمان خان! شاه فرمان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): جناب سپیکر، یہ عاطف صاحب نے بڑی Clarity کے ساتھ ڈیٹیل کے ساتھ بات بتائی، جو Apprehension ہے، نمبر ون کہ کیا احتساب کمیشن کے ایکٹ میں کوئی Procedural fault ہے کہ جس سے انصاف Ensure نہیں ہو رہا؟ کہیں پروسیجر کے اندر کوئی ایسے مسائل ہیں جس سے کسی کی ویسے بے عزتی ہو جاتی ہے یا انکوائری مکمل ہونے سے پہلے Arrest ہو جائے؟ کوئی آفیسر ہو، معزز رکن ہو، یہ ایک سوال ہے، اس کیلئے بڑا ضروری ہے کہ ہاؤس، کیونکہ یہ ایکٹ ہاؤس نے بنایا ہے اور کل اگر یہ ہاؤس چاہے تو یہ ایکٹ ختم بھی ہو سکتا ہے، لہذا یہ سارے اختیارات آپ لوگوں کے پاس ہیں لیکن جہاں جہاں Apprehensions ہیں، نمبر ون کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے اندر پروسیجر اور عاطف صاحب نے بات کی جو پہلی بات تھی وہ آفیسر کے بارے میں، ممبرز کے بارے میں، منسٹرز کے بارے میں ایک ہی بات تھی کہ اگر ایک بندہ Cooperate کر رہا ہے، آپ کی انکوائری کے اندر آپ کے ساتھ ہے، آپ ان سے جو بھی پوچھنا چاہتے ہیں، وہ آپ کے سامنے کھڑا ہے تو کیا اس کے Arrest ہونے کی ضرورت ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیوں Arrest کیا جائے؟ یہ

پہلا سوال ہے۔ دوسرا یہ کہ کیا Political victimization ہے کہ نہیں ہے؟ کیا اس گورنمنٹ کے اندر ہے، نیچے ہے، یہ احتساب کمیشن اور تیسری بات جو میڈیا ٹرائل بھی کیا گیا کہ کیا احتساب کمیشن Careless ہے، کیا نیوز ادھر سے لیک ہو رہی ہے، کیا گورنمنٹ کا اس کے اندر فالٹ ہے؟ یہ تینوں سوالات کا جواب دینے کیلئے کل دس بجے میٹنگ ہے اور جناب سپیکر، میں مولانا صاحب کو، بابک صاحب کو، محمد علی شاہ باچا کو، نلوٹھا صاحب کو اور سکندر خان شیر پاؤ یا اگر ان کی جگہ انسیہ زیب صاحبہ ہو، سب کو ہم دعوت دیتے ہیں۔ اس میٹنگ کے اندر پرسوں دس بجے چیف سیکرٹری اس میں ہم بیٹھ جاتے ہیں اور یہ ہم نے احتساب کمیشن کے لوگوں کو بلایا ہے اور اس کے سامنے ہم نے پہلے یہ سوالات رکھے ہیں جو آج اس کے اوپر بحث ہو رہی ہے، یہ سوالات ہم نے اس کے سامنے پہلے رکھے کہ یہ یہ کچھ ہو رہا ہے، آپ سے یہ درخواست ہے کہ نہ صرف ادھر Participate کریں، Now, you are member of that committee، بلکہ آپ Written اپنے ساتھ جو جو Suggestions ہیں، جہاں جہاں جو بھی مسئلہ ہے، وہ آپ لے کر آئیں اور آپ خود ہی ادھر بیٹھ کر مسئلے کو دیکھیں اور خود ہی فیصلہ کریں، خود ہی حل کریں جی، let know کہ یہ Political victimization ہے، کوئی میڈیا ٹرائل ہے، کوئی عزت دار آدمی کی بے عزتی ہو رہی ہے یا ویسے کسی کو Victimize کیا جا رہا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ فری اینڈ فیئر ٹرائل کے اوپر اور احتساب کے اوپر پورا ہاؤس متفق ہے، کہیں بھی اگر فالٹ ہے تو ہم تیار ہیں۔ ایکٹ بھی آپ نے بنایا اور اس کے اندر امنڈمنٹ بھی آپ لوگ لائیں گے اور اگر کہیں کمی ہے تو وہ بھی آپ لوگ پوری کریں گے۔ تھینک یو ویری مچ، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک دہ جی۔ ملک قاسم صاحب!

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد جی، ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں؟ وہ آپ پھر باقاعدہ، ملک قاسم صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سر، دا ایجنڈا اوس راغلہ سبا د پارہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

وزیر جیلخانہ جات: زمونږه پوره صوبه خصوصاً جنوبی اضلاع کرک او لکی مروت لکه څه رنګ چې منور خان صاحب اووئیل چې یره دنیا د سیلاب په زد کښې ده، خلق مړه شول، پهلا خو هغوی ته دعا پکار ده، هغې نه بعد دې دا اجلاس Monday ته ملتوی کړئ چې دا خپل ممبران لاړ شی، هلته کښې د خلقو سره جنازې اوکړی، سیلاب ته دا خپله علاقه پخپله اوګوری۔ دې بحث نه خو هیڅ چې کوم دے، زمونږ دا ریکویسټ دے جی دې ټول هاؤس ته۔

جناب سپیکر: سبا اخری، سبا اخری، زمونږه دغه ون پوائنټ ایجنډا ده سیلاب باندې، زه ګورنمنټ ته هم وایم چې څوک Concerned ډیل کوی چې هغوی په دې باندې پراپر بریفنګ ورکړی او سبا به په سیلاب باندې پوره ډسکشن کوؤ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

وزیر جیلخانہ جات: سر جی، زما په ضلع کښې دومره مړی اوشول چې ته سوچ نه شې کولې، یوه جنازه کښې شریک نه شو، دې اجلاس ته راغلو۔

جناب سپیکر: اس کیلئے دعا کرلیں، مفتی صاحب!

وزیر جیلخانہ جات: او د هغې د پاره دعا، او مونږه دا ریکویسټ کوؤ جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب ہیں کہ نہیں ہیں؟

وزیر جیلخانہ جات: اجلاس ملتوی کړئ جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! جی مفتی صاحب ته خواست دے چې دعا اوکړی چې څومره په سیلاب کښې مړی شوی دی۔ مفتی فضل غفور صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ فاتحہ پڑھ لیں پھر اس کے بعد، جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پہلے یہ دعا کرلیں سر۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب! مفتی فضل غفور!

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! اچھا میں تھوڑا چھٹی کی درخواستیں نمٹالوں پھر، پہلے چھٹی کی جتنی درخواستیں آئی ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میری بات ختم نہیں ہوئی سر۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے، میں چھٹی کی درخواستیں، یہ روٹین کا کام کروں۔ یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، یہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، اس کے بعد آپ بات کرلیں، شوکت صاحب! اس کے بعد بات کرلیں گے، ٹھیک ہے جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، میرے خیال میں آدھی سے زیادہ اسمبلی چھٹی پر ہے: محترمہ دینہ ناز صاحبہ 03-08-2015، محترمہ رومانہ جلیل صاحبہ 03-08-2015تا04-08-2015، جناب اکرام اللہ گنڈاپور صاحب 03-08-2015تا04-08-2015، جناب زاہد درانی 03-08-2015، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 03-08-2015، جناب شکیل صاحب 03-08-2015، جناب افتخار مشوانی صاحب 03-08-2015، جناب وجیہہ الزمان صاحب 03-08-2015، جناب سردار احمد 03-08-2015 تا 06-08-2015، جناب سردار ادریس صاحب 03-08-2015، فریڈرک عظیم صاحب پورے اجلاس کیلئے، جناب راجہ فیصل زمان صاحب 03-08-2015، جناب اعظم خان درانی صاحب 03-08-2015، جناب شہرام خان 03-08-2015تا 08-08-2015، جناب حاجی عبدالحق صاحب 03-08-2015، جناب محمد علی ترکئی صاحب 03-08-2015، محترمہ خاتون بی بی صاحبہ 03-08-2015، جناب ابرار حسین، محترمہ فوزیہ بی بی، محترمہ عظمیٰ خان پورے اجلاس کیلئے اور یہ 03-08-2015 کیلئے اور محترمہ ثوبیہ، ایم پی اے 03-08-2015تا07-04-2015۔ منظور ہے جی؟

اراکین: منظور ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اس کے بعد۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ کہہ لیں گے جی، تاکہ یہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ ہی کے متعلق بات کروں گا، آپ کے متعلق بات کروں گا۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں سپیکر صاحب، معذرت خواہوں، میں تھوڑا لیٹ پہنچا ہوں اور مجھ سے پہلے ڈسکشن ہوئی ہے تو آپ نے جو کمیٹی تشکیل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر، آرڈر، آرڈر، ابھی لمبا نہیں کرتے ہیں مختصر کرتے ہیں، ان شاء اللہ دس منٹ میں، آپ تھوڑا پلیز اٹینشن جی!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ نے جو کمیٹی تشکیل دی ہے جناب سپیکر صاحب! میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جب بھی کوئی بل آتا تھا تو اپوزیشن کی طرف سے ہمارا یہی مطالبہ ہوتا تھا کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے اور اس پر بحث کی جائے، اس کے بعد اس بل کو اسمبلی میں لایا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، بد قسمتی یہ رہی ہے کہ جتنے سلیکٹ کمیٹی میں بل گئے ہیں، اس میں ممبران سلیکٹ کمیٹی سے زیادہ جو بیوروکریٹس تھے، ان کی تجاویز کو اہمیت دی گئی جس کی وجہ سے ہماری قانون سازی میں کچھ چیزیں نامکمل رہ گئیں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے، ایک بات ہمیں فیصلہ کرنے سے پہلے سوچنی چاہیے، فیصلہ بعد میں کرنا چاہیے اور سوچ سمجھ کر جو فیصلے ہوتے ہیں، یہ بڑے موثر فیصلے ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبے کا پیسہ، اس اسمبلی کے جو لوگ ہیں، ان کے پاس ایک امانت ہے، اس امانت کا خیال رکھنا ہم سب پہ اس طرح فرض ہے جس طرح ہم اپنی ذات کی حفاظت کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس In order نہیں ہے، میں پھر وہ Adjourn کرتا ہوں، اگر اس طرح رہا تو میں Adjourn کرتا ہوں اس کو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں اپنی بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، آپ فارغ نہیں ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، جی پلیز، پلیز۔ لاء منسٹر صاحب! یہ In order کریں پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہاؤس کو، ہاؤس کو ان In order کر لیں، سپیکر صاحب، ہاؤس کو In order کریں، پتہ نہیں یہ تھک گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سب ممبران اسمبلی کی عزت ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ان کی تذلیل نہ کی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چاہے جس طریقے سے بھی، یہاں پہ یہ میں قطعاً اس کی حمایت نہیں کرتا کہ جو بھی اس قوم کا پیسہ لوٹے، اس کا احتساب ہونا چاہیے، اسے کٹھرے میں لانا چاہیے اور ایک ایک پائی اس سے وصول کرنی چاہیے لیکن چاہے وہ جس جماعت سے بھی، جس جماعت سے بھی جن کا تعلق ہو، جس منسٹر کا تعلق ہو، کم از کم اس کی عزت کی حفاظت کی جائے، تذلیل نہ کی جائے۔ یہ ہم سب لوگ یہاں پہ عزت کیلئے لوگوں نے ہمیں بھیجا ہے اور عزت کی پگڑی پہنا کر بھیجا ہے اور ہمیں بہت دکھ ہوا ہے، بہت افسوس ہوا ہے کہ جو ہمارے ایک Colleague کی تذلیل کی گئی ہے لیکن آپ نے جو ابھی کمیٹی بنائی ہے، اس پر دوبارہ یقیناً جو اس بل میں خرابیاں ہیں، وہ ٹھیک ہو جائیگی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ احتساب بل خیبر پختونخوا اسمبلی اور حکومت نے پاس کروایا ہے، مجھے یہ ڈر تھا کہ اگر نیب والے، نیب والے منسٹر صاحب کو گرفتار کر لیتے، جناب سپیکر صاحب! میں آپ سے مخاطب ہوں، میں آپ سے مخاطب ہوں، اگر نیب والے منسٹر صاحب کو Arrest کر لیتے تو یہ سارا ہاؤس تحریک انصاف والے کہتے کہ مسلم لیگ نے انتقام لے لیا ہے، یہ آپ کا اپنا بنایا ہوا قانون ہے، خدارا اس میں ترامیم کریں اور لوگوں کی تذلیل نہ کریں، بالکل احتساب ہر کسی کا ہونا چاہیے لیکن کم از کم کسی ممبر کی، کسی منسٹر کی کسی اور عزت دار آدمی کی تذلیل نہ ہو۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! بات کرنا چاہتے ہیں۔ شاہ فرمان! عاطف! اجلاس کے بعد آپ میرے ساتھ آؤ، اس میں، جی جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر، میں اس ایوان سے درخواست کروں گا کہ رول 240 کے تحت 124 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد الطاف حسین کے حوالے سے ہے، یہ آپ نے پڑھی ہے؟ سائن کس نے کئے ہیں اس کے اوپر؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ ایم کیو ایم کے قائد ہے الطاف حسین، انہوں نے جو سٹیٹمنٹ دی ہے، ان کے خلاف میں نے یہ قرارداد۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ اس طرح کریں، ایک منٹ، آپ اس کو سیکرٹریٹ میں داخل کر دیں، کل میں اس کو ایجنڈا پہ لیکر آؤں گا تاکہ یہ سب پڑھ لیں اور یہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: مگر اس میں یہ پڑھ لیں، اس میں کوئی اتنی، دو تین، وہ سائن نہیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ سائن کریں نہ کریں، وہ تو پھر اس کی اپنی پولیٹیکل سٹینڈنگ ہو گی نا، لیکن یہ ہے کہ یہ پراپر نہیں ہے، آپ شوکت صاحب! کل اس کو، ابھی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ تین چار لائنیں ہیں، یہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں ان کو ابھی دے دیتا ہوں، سپیکر صاحب! یہ تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے، یہ لے جائیں، دا ورله ورکړه۔

جناب سپیکر: لہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ دیکھ لیں، میرے خیال سے اس میں کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس طرح دیکھیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: ہماری پارٹی کا موقف یہ ہے، اس پارٹی کے موقف کو میں بیان کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو سمجھتا ہوں، آپ کی پارٹی کا موقف آ گیا، میڈیا کے پاس چلا جائے گا اور یہ کل، میں اس کو باقاعدہ ایجنڈے میں ڈال لوں گا، ٹھیک ہے جی؟ کل ایجنڈے میں آپ پیش کر لیں پلیز۔ اس کو پراپر وہ کر لیں اور یہ ویسے میڈیا میں آ جائے گا، جو کچھ ہے۔ اچھا دوسری بات یہ ہے جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی، ہم اس پر جوائنٹ ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جوائنٹ ریزولیوشن؟ اچھا یہ جوائنٹ ریزولیوشن چاہتے ہیں، آپ سب آپس میں بیٹھیں، جوائنٹ ریزولیوشن کر لیں اس کی۔ امتیاز شاہد صاحب!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Sir, I beg to move that rule 124 of Provincial Assembly of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240 and Mr. Speaker may be empowered to re-nominate a Panel of Chairman for the current session.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the motion moved by the honorable Minister may be adopted? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is adopted.

مسند نشین حضرات کی دوبارہ تشکیل

Mr. Speaker: In pursuance of the decision of House made in the sitting today, 3rd August 2015, a Panel of Chairmen, consisting of following Members is hereby nominated, any one who will preside the meeting of the Assembly in the absence of Speaker and Deputy Speaker:

1. Madam Anisa Zaib.
2. Mr. Shaukat Yousaf Zai.
3. Mr. Arif Ahmad Zai.
4. Mr. Shah Hussain.

اجلاس کل تین بجے ہوگا اور صرف سیلاب کے ایشو پہ ڈسکشن ہوگی، آپ کی۔

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 4 اگست 2015 بروز منگل سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)